بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم   وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
REGD. NO. P/GDP 3.
جلد ۲۸   شمارہ ۲۴
وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ
ہفت روزہ بدر قادیان
ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری
نائبین:- جاوید اقبال اختر
محمد انعام غوری
شرح چندہ
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالک غیر ۳۰ روپے
فی پرچہ ۲۰ پیسے
THE WEEKLY BADR QADIAN PIN. 143516.
۱۸ رجب ۱۳۹۹ھ   ۱۴ احسان ۱۳۵۸ ہش   ۱۴ جون ۱۹۷۹ء

اخبار احمدیہ

قادیان ۱۱ احسان (جون) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق الفضل کے ذریعہ موصول شدہ مورخہ ۴ جون ۷۹ء کی اطلاع مظہر ہے کہ
"حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ"
احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصد عالیہ میں فائز المرامی کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۱۱ احسان (جون) - محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع حضرت بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ تا حال بنگلور میں قیام فرما ہیں - حضرت بیگم صاحبہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے رو بصحت ہیں - احباب جماعت کامل صحت کے لئے دعا فرماتے رہیں۔

آن اور ہر پل میں اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کی ضرورت ہے

مومن کا گزارہ تو ہو ہی نہیں سکتا جب تک اس کا دھیان ہر وقت خدا کی طرف لگا نہ رہے

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَلْھٰکُمُ التَّکَاثُرُ حَتّٰی زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ کہ اے لوگو جو تم خدا تعالیٰ سے غافل ہو۔ دنیا طلبی نے تم کو غافل کر دیا ہے یہاں تک کہ تم قبروں میں داخل ہو جاتے ہو۔ مگر غفلت سے باز نہیں آتے۔ کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ مگر اس غلطی کا تم کو عنقریب علم ہو جائے گا ثُمَّ کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ پھر تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ عنقریب تم کو علم ہو جائے گا کہ جن خواہشات کے پیچھے تم پڑے ہو وہ ہرگز تمہارے کام نہ آویں گی اور حسرت کا موجب ہوں گی۔ کَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْیَقِیْنِ اگر تم کو یقینی علم حاصل ہو جاوے تو تم علم کے ذریعہ سے سوچ کر اپنے جہنم کو دیکھ لو، اور تم کو پتہ لگ جائے کہ تمہاری زندگی جہنمی زندگی ہے۔ اور جن خیالات میں تم رات دن لگے ہوئے ہو، وہ بالکل ناکارہ ہیں۔ میں ہر چند کوشش کرتا ہوں کہ کسی طرح یہ باتیں لوگوں کے دل نشین ہو جاویں۔ مگر آخر کار یہی کہنا پڑتا ہے کہ اپنے اختیار میں کچھ نہیں ہے۔ جب تک خدا تعالیٰ خود ایک واعظ دل میں نہ پیدا کرے تب تک فائدہ نہیں ہوتا۔ جب انسان کی سعادت اور ہدایت کے دن آتے ہیں تو دل کے اندر ایک واعظ خود پیدا ہو جاتا ہے۔ اور اس وقت اس کے دل کو ایسے کان مل جاتے ہیں کہ وہ دوسرے کی بات کو سنتا ہے۔ ......
غرضکہ ہر آن اور ہر پل میں اس کی طرف رجوع کی ضرورت ہے۔ اور مومن کا گزارہ تو ہو ہی نہیں سکتا جب تک اس کا دھیان ہر وقت اس کی طرف لگا نہ رہے .... دین ہو یا دنیا۔ ہر ایک امر میں اسے خدا تعالیٰ کی ذات کی بڑی ضرورت ہے۔ اور ہر وقت اس کی طرف احتیاج لگی ہوئی ہے۔ جو اس کا منکر ہے سخت غلطی پر ہے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۲۸۷، ۲۸۸)

خلاصہ خطبہ جمعہ

فرمودہ یکم جون ۱۹۷۹ء

ربوہ — سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یکم احسان ۱۳۵۸ ہجری شمسی مطابق یکم جون ۱۹۷۹ء کو مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں حضور نے اس امر پر بہت لطیف انداز میں روشنی ڈالی کہ اسلام سلامتی اور امن کا مذہب ہے۔ اس نے صرف ایسی تعلیم ہی نہیں دی ہے جس سے قیام امن میں مدد ملتی ہے بلکہ اس نے اپنی نہایت درجہ حکیمانہ تعلیم کے ذریعہ ظلم و زیادتی، فتنہ و فساد کی جڑ کاٹ کر رکھ دی ہے۔

حضور نے واضح فرمایا کہ انسانی زندگی سینکڑوں اور ہزاروں قسم کے تعلقات سے عبارت ہے ان تعلقات کا دائرہ میاں بیوی کے تعلقات، ماں باپ اور اولاد کے تعلقات، بہنوں بھائیوں کے باہمی تعلقات، ہمسایوں کے ساتھ تعلقات، اہل شہر کے ساتھ تعلقات، اہل ملک کے ساتھ تعلقات، دوسری قوموں اور مذاہب کے افراد کے ساتھ تعلقات کی حدود سے بھی آگے نکل کر وسیع سے وسیع تر ہوتا ہوا کائنات کی ہر ذی روح اور غیر ذی روح چیز کے ساتھ تعلق پر حاوی ہے۔ اسلام نے ان ہزاروں قسم کے تعلقات میں سے ہر تعلق کے متعلق ایسی حسین اور پیاری تعلیم دی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ایسا دل موہ لینے والا اعلیٰ ترین عملی نمونہ پیش فرمایا ہے کہ اگر اس پر عمل کیا جائے تو ہر نوع کے ظلم اور فساد کی جڑ کٹ جاتی ہے۔ اور امن و سلامتی اور پیار کی نہایت حسین فضا قائم ہوئے بغیر نہیں رہتی۔
اس ضمن میں حضور نے علی الخصوص دو مشہور

(آگے دیکھئے صفحہ پر)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۴ر احسان ۱۳۵۸ ہش

مصر کا بائیکاٹ اور عرب ممالک

جب سے مصر اور اسرائیل کے مابین کیمپ ڈیوڈ امن معاہدہ طے پایا ہے عرب ممالک مصر سے خفا ہیں۔ ان کے نزدیک مصر کا دیگر عرب ممالک کو چھوڑ کر از خود اسرائیل سے معاہدہ کرلینا عرب مشترکہ مفاد کے لئے نقصان رساں ہے۔ یہ بات ایک حد تک درست بھی ہے۔ کیونکہ اس سے عربوں کے اتحاد میں ایک مستقل خلیج پیدا ہو گئی ہے۔ اور وہ قوت اور طاقت جو مشرقِ وسطی کے تمام اسلامی ممالک کے اتحاد سے پیدا ہو کر سب کے مشترکہ دشمن اسرائیل کو راہِ راست پر لانے کے لئے ایک کارگر حربہ بن سکتی تھی۔ اب اس کی کیفیت یکسر بدل گئی ہے۔ اس معاہدہ سے اسرائیل بہرحال فائدہ میں رہے گا۔ ایک تو اپنے طاقتور دشمن کی قوت کو توڑنے میں کامیاب رہا۔ دوسرا ہمیشہ کے لئے نہرِ سویز سے گزرنے کی سہولیات پاکر اس کی تجارت کو بھی فروغ ملے گا۔ اور اسلحہ سے بھرے جہاز بھی جو اُسے آئے دِن امریکہ سے ملتے رہتے ہیں اُن کے اسرائیل میں پہنچنے کے لئے آبی ذرائع حمل و نقل کی جملہ دشواریاں ختم ہوگئی ہے۔

عرب ممالک نے مصر کو راہِ راست پر لانے کے لئے اس کا مکمل اقتصادی بائیکاٹ کرنے کا نہ صرف فیصلہ کیا ہے بلکہ بڑی سُرعت کے ساتھ اس فیصلہ کو عملی جامہ بھی پہنایا گیا ہے۔ چنانچہ تیل پیدا کرنے والے عرب ممالک جو مالی لحاظ سے مصر کی اچھی خاصی مدد کیا کرتے تھے۔ اُنہوں نے ایسی امداد سے ہاتھ کھینچ لیا ہے۔ اِسی طرح عرب لیگ کا صدر دفتر جو اب تک قاہرہ میں رہا ہے، عربوں کے فیصلہ سے دوسری جگہ منتقل کر دیا گیا ہے۔ اِس طرح عربوں نے اپنی طرف سے مصر کو گویا عرب برادری ہی سے خارج کر دیا ہے!!

عربوں کی طرف سے اُٹھائے گئے ایسے انتہائی اقدامات کے باوجود مصر کے صدر سادات اپنے موقف پر بڑی پختگی سے ڈٹے ہوئے ہیں۔ اُن کا کہنا ہے کہ مصر نے اسرائیل کے ساتھ جس طرح کا معاہدہ کیا ہے، وہ نہ صرف اپنے ملک مصر کے جملہ مفادات کو خوب اچھی طرح سے سوچ سمجھ کر کیا ہے بلکہ بقول اُن کے دُور رس نتائج کے لحاظ سے بھی مشرقِ وسطی کے اندر پائیدار امن کی طرف یہ ایک اہم قدم ہے۔ صدر موصوف کے نزدیک کیمپ ڈیوڈ معاہدہ امن کے نتیجہ میں بڑا فائدہ جو فوری نتائج کا حامل ہے۔ ان میں سے ایک تو یہی ہے کہ اس سے تیس سال سے چل رہی مخاصمت جو کم سے کم ان دونوں معاہد ملکوں میں ختم ہو گئی ہے۔ دوسرے وہ بہت بڑی رقم جو اسلحہ کی خریداری اور فوجی طاقت کو بڑھانے میں ہرسال خرچ کرنا پڑتی تھی، یہی رقم اب ملک کی تعمیر و ترقی پر صرف کی جائے گی۔

صدر موصوف نے ایک موقعہ پر اس امن معاہدہ کا پسِ منظر بیان کرتے ہوئے کہا تھا کہ ۱۹۶۷ء کی عرب اسرائیل جنگ میں اکیلے مصر کے ایک لاکھ مصری باشندے ہلاک ہوئے۔ اس بڑی تعداد کی قربانی دے دینے کے بعد ہمیں بہت بڑا سبق یہ ملا ہے کہ جنگ سے وہ کچھ حاصل نہیں ہو سکتا جو باہمی گفت و شنید کے نتیجہ میں حاصل کر لیا ہے۔ ایک تو باہمی جنگ کا خطرہ جاتا رہا۔ دوسرے معاہدہ کے نتیجہ میں صحراء سینا جس پر اسرائیل کا قبضہ تھا وہ مصر کو واپس مل گیا۔ اِس علاقہ کی واپسی کے ساتھ ساتھ تیل کے اُن چشموں پر بھی مصر کا اپنا تصرف لوٹ آیا جو اس علاقہ میں واقع ہیں۔ پھر العریش جو اس علاقے کا دارالسلطنت ہے وُہ بھی مصر کو مل گیا۔ اور دونوں مُلکوں کی سرحدیں بھی آپسی آمد و رفت کے لئے کُھل گئی ہیں گو ابھی محدود قسم کی آمد و رفت ہی ہوئی ہے۔ یہ صُورتِ حال مصر نے جان بوجھ کر رکھی ہے۔ تا اسرائیل سے دیگر ایسی باتوں کے منوانے میں ممد و معاون ثابت ہو جن میں عرب فلسطینیوں کے بنیادی حقوق کی بحالی سرِ فہرست ہے۔

فریقین کے دلائل خواہ کس قدر قوی اور اقرب الی الفہم ہوں یہ بات تو ظاہر ہے کہ اس معاہدہ کے ساتھ عربوں کے اتحاد کو بہت بڑا دھکا لگا ہے۔ ہر سچے مسلمان کو خواہ وُہ دُنیا کے کسی بھی خطہ میں بستا ہے اس صورتِ حال کو دیکھ کر افسوس ہوتا ہے۔ اِدھر صدر سادات بھی کوئی معمولی آدمی نہیں۔ وہ ایک منجھے ہوئے سیاست دان اور اپنے مُلک مصر کے حالات کو بالخصوص اور مشرقِ وسطی میں عرب مفاد کو بالعموم زیادہ بہتر طور پر جانتے ہیں۔ وہ ہمارے نزدیک اُسی طرح کے پکے اور سچے مُسلمان ہیں جس طرح تمام دُوسرے مسلم ممالک میں بسنے والے مُسلمان۔

مصر کے اس اقدام سے خواہ کس قدر ہی اختلاف کیوں نہ ہو ہمیں ایک دوست کی وہ بات بڑی اہم نظر آتی ہے کہ اسرائیل سے مصر کے امن معاہدہ کے بعد عربوں کو اتنی شدت اختیار نہیں کرنی چاہیئے کہ بائیکاٹ کرنے میں اس حد تک آگے نکل جائیں کہ کسی وقت پہلے مقام پر اُن کا لوٹنا ممکن نہ رہے۔ بیشک عرب اپنے اختلاف کا اظہار کریں مگر اس بات کو بھی نظر انداز نہ کریں کہ آخر مصری ان کے بھائی ہیں۔ اسلامی اخوت کی بیشمار کڑیوں میں سے کچھ کڑیاں باقی رہنے دیں۔ تا مشترکہ مفاد کے سبھی دروازے اپنے پر بند نہ کریں۔ اس دوست کی رائے کو اُس بیان سے بہت زیادہ تقویت ملتی ہے جو حال ہی میں نہرِ سویز اتھارٹی کے چیئرمین نے نہرِ سویز کے دوبارہ کھولے جانے کی چوتھی سالگرہ کی تقریب کے موقعہ پر نامہ نگاروں کے سامنے دیا۔ اس بارہ میں اخبارات میں شائع شدہ پوری خبر کچھ اس طرح ہے :-

" اسماعیلیہ (مصر) ۴ر جون (بھارتی یو-پی-آئی) نہرِ سویز اتھارٹی کے چیئرمین مسٹر مشہود احمد مشہود نے کہا ہے کہ اگر عربوں نے مصر کا اقتصادی بائیکاٹ کیا تو مصر کے نقصان سے دس گنا زیادہ نقصان خود اُن کا ہوگا۔ موصوف نے نامہ نگاروں سے بات چیت کے دوران عرب مُلکوں کی جانب سے اس دھمکی پر کہ مصر اسرائیل امن سمجھوتہ کی سزا کے طور پر تمام عرب ممالک مصر کا اقتصادی بائیکاٹ کریں گے، تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ ہر وہ جہاز جو کسی عرب مُلک کا نہر سے گزرتا ہے اُس مُلک کو مصر کی نسبت دس گنا زیادہ فائدہ پہنچاتا ہے۔ اس لئے اگر کوئی عرب مُلک ہمارا بائیکاٹ کرتا ہے تو وہ ہم سے زیادہ خود کو سزا دیتا ہے "

(الجمعیۃ دہلی ۷رجون ۷۹ء صفحہ ۳)

یہ نہرِ سویز ہی ہے جو ۱۹۶۷ء کی عرب اسرائیل جنگ کا باعث بنی جبکہ اسرائیل اس آبی شاہراہ سے گزرنے کی سہولت چاہتا تھا۔ اور عربوں نے اس سے انکار کردیا۔ نتیجۃً وہ جنگ ہوئی جو تاریخ میں عبرتناک نتائج کو محفوظ کر دینے کا باعث ہوئی۔ اس کے بعد جو چند سال نہرِ سویز بند رہی تو نہ صرف یہ کہ مصر کو اس کا بہت زیادہ مالی نقصان ہوُا۔ بلکہ بیرونی دُنیا کو بھی تجارتی مال کے حمل و نقل کے سلسلہ میں ناقابلِ تلافی نقصان سے دوچار ہونا پڑا۔ کیونکہ مشرقی دُنیا کا مغرب کو۔ اور مغربی دُنیا کا مشرق کو جانے اور آنے والا تجارتی سامان برِ اعظم افریقہ کا چکر لگا کر پہنچتا۔ اس سے کرایہ بھی بڑھ جاتا رہا۔ اور وقت بھی زیادہ صَرف ہوتا رہا۔

یہ ایک عجیب پُر لطف رُوحانی بات ہے کہ آخری زمانہ میں نہرِ سویز کے کُھل جانے اور اُس کے بڑے بڑے جہازوں کے گزرنے کی آبی شاہراہ بن جانے کا جو ذکر قرآن مجید میں سُورت الرَّحْمٰن کے دوسرے رکوع میں آیا ہے اس میں بہت سی غیبی خبروں سے پردہ اُٹھایا گیا ہے۔ اور اس آبی شاہراہ کی اِس زمانہ کی سیاسیات پر گہرے رنگ میں اثر انداز ہونے کی طرف لطیف اشارات موجود ہیں۔ نہ معلوم آئندہ وقتوں میں یہ نہر بین المملکتی تعلقات پر اور کس کس طرح کے اثرات ڈالنے کا موجب ہو۔ ان سطور کو پڑھنے والے دوست ہماری اِس بات کو اچھی طرح نوٹ رکھیں اور پھر دیکھیں کہ کلام اللہ میں اِس کا جو ذکر آیا ہے دُنیا میں برپا ہونے والے مختلف النوع انقلابات کے تار عجیب و غریب رنگ میں مخفی طور پر اس نہر کے وجود سے بندھے ہوئے ثابت ہوں گے۔

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۱ پر)

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عظیم صلاحیتیں اور استعدادیں دے کر قیامت تک کیلئے افضل الرسل اور خاتم الانبیاء کی حیثیت میں مبعوث فرمایا

پچھلے چودہ سو سال میں آپ کی صداقت کے نئے نئے دلائل نکلتے رہے اور قیامت تک نکلتے جائیں گے ان کا سلسلہ ختم نہیں ہوگا

خدا تعالیٰ سے زندہ تعلق پیدا کرنے کیلئے آپ کی اتباع ضروری ہے کوئی معمولی سے معمولی مقام بھی آپ کی سچی اتباع اور پیروی کے بغیر نہیں مل سکتا!

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۰ شہادت ۱۳۵۸ ہش مطابق ۲۰ اپریل ۱۹۷۹ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد حضور نے یہ آیات تلاوت فرمائیں:۔

قُلْ إِنِّي عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّي وَكَذَّبْتُم بِهِ ۚ مَا عِندِي مَا تَسْتَعْجِلُونَ بِهِ ۚ إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ ۖ يَقُصُّ الْحَقَّ ۖ وَهُوَ خَيْرُ الْفَاصِلِينَ ۝ قَدْ جَاءَكُم بَصَائِرُ مِن رَّبِّكُمْ ۖ فَمَنْ أَبْصَرَ فَلِنَفْسِهِ ۖ وَمَنْ عَمِيَ فَعَلَيْهَا ۚ وَمَا أَنَا عَلَيْكُم بِحَفِيظٍ ۝ وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ لَئِن جَاءَتْهُمْ آيَةٌ لَّيُؤْمِنُنَّ بِهَا ۚ قُلْ إِنَّمَا الْآيَاتُ عِندَ اللَّهِ ۖ وَمَا يُشْعِرُكُمْ أَنَّهَا إِذَا جَاءَتْ لَا يُؤْمِنُونَ ۝

اور پھر فرمایا:۔

یہ تینوں آیات جو ابھی میں نے تلاوت کی ہیں۔ سورۃ انعام کی آیت ۵۸ اور آیت ۱۰۵ اور آیت ۱۱۰۔

یہ ایک لمبا مضمون ہے جو یہاں بیان ہُوا ہے، اُس میں سے میں نے یہ تین آیات چنی ہیں اُس کا یعنی اس

مضمون کا ایک حصہ

میں بیان کرنا چاہتا ہوں۔

پہلی آیت ۵۸ کا ترجمہ یہ ہے:۔

"کہہ دے! مجھے اپنی رسالت کی سچائی پر کھلی کھلی دلیل اپنے رب کی طرف سے ملی ہے۔ میں بے ثبوت نہیں آیا۔ میں ثبوت لے کر اپنے رب کی طرف سے آیا ہوں۔ اور تم پھر بھی تکذیب کر رہے ہو جس عذاب کو تم جلدی مانگتے ہو۔ وہ میرے اختیار میں نہیں۔ حکم صادر کرنا خدا تعالیٰ ہی کا منصب ہے۔ وہی حق کو کھولے گا اور خیر الفاصلین ہے وہ تمہارے اور ہمارے درمیان بہترین فیصلہ کرے گا۔"

انعام کی آیت ۱۰۵ کا ترجمہ یہ ہے:۔

"خدا نے میری رسالت کی صداقت پر روشن نشان تمہیں دیئے ہیں۔ تمہاری آنکھیں ان بصائر کو دیکھ کر کھل جانی چاہئیں تھیں۔ مگر یہ نہیں ہُوا بلکہ ایک گروہ وہ ہے جس نے شناخت کیا اور ایک وہ ہے جس نے شناخت کرنے سے انکار کیا۔ فَمَنْ أَبْصَرَ فَلِنَفْسِهِ پس جو اُن کو شناخت کرے اُس نے اپنے ہی نفس کو فائدہ پہنچایا اور جو اندھا ہو جائے اور روشن دلائل کو نہ دیکھے اُس کا وبال بھی اُسی پر ہے۔ میں تو تم پر نگہبان اور محافظ نہیں۔"

انعام کی آیت ۱۱۰ کا ترجمہ یہ ہے:۔

"یہ لوگ سارے نشانات کو دیکھنے اور ان کی تکذیب کرنے اور اُن کو جھٹلا دینے کے بعد بھی سخت قسمیں کھاتے ہیں أَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ کہ اگر کوئی نشان دیکھیں تو ضرور ایمان لے آئیں گے۔ کہہ دو نشان تو اللہ کے پاس ہیں۔ جس نشان کو چاہتا ہے اُسی نشان کو ظاہر کرتا ہے۔ اقتراح کے نشان کو اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہے۔ یعنی یہ کہنا کہ یہ فلاں نشان ہمیں دکھایا جائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ہی دوسری جگہ آیا ہے کہ کافروں نے کہا ہمیں یہ نشان دکھاؤ یہ نشان دکھاؤ۔ یہ نشان دکھاؤ تو ان کو یہی جواب دیا گیا کہ

نشان دکھانا اللہ کا کام ہے

رسول کا کام نہیں۔

نشان کے دیکھنے میں اپنی مرضی نہیں چلیگی۔ خدا کی مرضی چلے گی۔ جو نشان وہ چاہے گا وہ دکھلائے گا جو نشان وہ نہیں چاہے گا وہ نہیں دکھلائے گا۔"

ان آیات پر غور کرنے سے بہت سی چیزیں ہمارے سامنے آتی ہیں، میں نے بعض باتیں نوٹ کی ہیں جو ہمارے سامنے آتی ہیں۔

ایک تو یہ اعلان کیا کہ مجھے میرے رب نے بھیجا ہے۔ خدا تعالیٰ جس نے میری ربوبیت کی، اس کی طرف سے میں مبعوث ہو کر آیا ہوں۔ یہاں یہ نہیں کہا کہ قُلْ إِنِّي عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّنَ اللَّهِ۔ کہا یہ ہے کہ قُلْ إِنِّي عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّي۔ اس میں یہ بتانا مقصود ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان میں سے ایک وجود کو منتخب کیا۔ اور اس قدر عظیم صلاحیتیں اور استعدادیں اُسے عطا کیں کہ جس قدر عظیم صلاحیتیں اور استعدادیں کسی اَور کو عطا نہیں ہوئی تھیں اور افضل الرسل اور خاتم الانبیاء کی حیثیت میں اُسے بھیجا۔ تو ربوبیت کرنے والے ربّ کی طرف اپنی رسالت کو یہاں منسوب کیا ہے جو اللہ تعالیٰ کی ایک صفت ہے تاکہ اس چیز کو نمایاں کیا جائے کہ

عظمت والا ایک رسُول

ہوں۔ اور عظمت والے وہ نشان ہیں جو خدا تعالیٰ نے میری صداقت پر قائم کئے ہیں۔ وَكَذَّبْتُم بِهِ اور اس کے باوجود تم ہو کہ انکار کر رہے ہو۔

پہلی بات یہ کہ مجھے میرے رب نے بھیجا دوسری بات ہمیں یہ پتہ لگتی ہے کہ میرے رب نے ثبوت دیکر بھیجا، بے ثبوت نہیں بھیجا۔ اور یہ ثبوت جو ہے آپ کی صداقت کا، یہ ایک دو دلائل یا چند ایک نشانوں پر مشتمل نہیں بلکہ دلائل کے لحاظ سے اس قدر زبردست دلائل کہ نہ صرف اُن انسانوں کی ذہنی تسلّی کے لئے کافی تھے جنہوں نے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا بلکہ بعد میں آنے والے جو بدلے ہوئے حالات میں، بدلے ہوئے دماغ اور ذہن رکھنے والے تھے۔ اُن کو بھی CONVINCE (کنونس) کرنے، باور کرانے کی طاقت رکھنے والے دلائل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کے ہمیں قرآن عظیم میں ملتے ہیں۔

تو دوسری حکمت صفتِ ربّ کے استعمال کی ہمیں یہاں یہ نظر آتی ہے کہ مجھے ربوبیت عالمین کے لئے بھیجا ہے۔ اس لئے قیامت تک کی ضرورتوں کو پورا کرنے کا سامان اس تعلیم میں رکھ دیا گیا ہے جو قرآن عظیم کے ذریعہ مجھے دی گئی اور جس کو قیامت تک کے انسانوں تک پہنچانا میرا اور میرے ماننے والوں کا کام ہے۔

تیسری بات ہمیں یہ نظر آتی ہے کہ ان کھلے دلائل کے باوجود تم میری

تکذیب کر رہے ہو۔ تمہاری اپنی بھلائی کے لئے، تمہاری اپنی رفعتوں کے لئے، تمہاری عزتوں کے قیام کے لئے، خدا تعالیٰ کے پیار کے حصول کے لئے ایک زندہ خدا سے زندہ تعلق قائم کرنے کے لئے یہ تعلیم آئی۔ تمہاری بھلائی (دنیوی بھلائی اور اخروی بھلائی) کے سامان بھی اسی میں تھے۔ اتنی عظیم تعلیم، اتنی حسین تعلیم، اتنی مفید تعلیم تمہیں زمین سے اُٹھا کر اس قدر

رفعتوں تک پہنچانے والی تعلیم

تمہارے پاس آئی، لیکن تم ہو کہ پھر تم تکذیب کر رہے ہو۔

چوتھی بات ہمیں ان آیات میں یہ نظر آتی ہے کہ یہ تعلیم جو ہے اس میں بشارات بھی ہیں اور انذاری پیشگوئیاں بھی ہیں۔ تو عجیب ہو تم (منکر اور کافر) کہ جو عظیم بشارتیں یہ تعلیم لے کر آئی اُن کی طرف۔ تم توجہ نہیں دیتے اور ایک ہی رٹ لگائی ہوئی ہے۔ کہتے ہو کہ خدا تعالیٰ نے وہ وعدہ جو ہمارے کفر اور انکار پر ہمیں عذاب دینے کا ہے وہ وعدہ کیوں نہیں پورا کرتا۔ ہم پر عذاب کیوں نہیں آتا۔ تم یہ نہیں کہتے کہ خدا تعالیٰ نے پیار کے جو وعدے ہم سے کئے، ہمیں زمین سے اُٹھا کر آسمانوں کی رفعتوں تک پہنچانے کے جو وعدے کئے وہ ہماری زندگیوں میں پورے ہوں اور ہم اس دنیا کی جنتوں سے بھی حصہ لیں اور اخروی زندگی کی جنتیں بھی ہماری قسمت میں لکھی جائیں۔ بشارتوں کی طرف تم توجہ نہیں کرتے اور اتنی عظیم تعلیم، اس قدر وسیع اور اس قدر ارفع اور اس قدر عظیم بشارتوں کو چھوڑ کے تم کہتے ہو (مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ) کہ ہم پہ جلد تر عذاب کیوں نہیں آتا۔ ہم نے انکار کیا تمہارا، تو خدا ہمیں پکڑتا کیوں نہیں۔ ہمیں ہلاک کیوں نہیں کرتا۔ تم بشارتوں کی طرف توجہ نہیں کرتے اور خدا کی گرفت اور اس کی قہری تجلّی کے متعلق مطالبہ کرتے ہو۔ کہ وہ قہری تجلّی جلد تم پر نازل ہو۔ اور تمہیں جلا کر رکھ دے۔

پانچویں بات ہمیں یہ نظر آتی ہے کہ نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ تمہیں عذاب دینا یا ڈھیل دینا میرے اختیار میں نہیں۔ مَیں رسول ہوں۔ میں پیغامبر ہوں۔ دوسری جگہ فرمایا کہ ہمارے رسول پر اَلْبَلَاغ کے سوا اور کچھ نہیں۔ پہنچا دینا اس کا کام ہے۔ آپؐ کہتے ہیں میرا کام ہے پہنچا دینا، مَیں پہنچا دوں گا۔ میرا کام ختم ہو جائے گا۔ تم عذاب مانگتے ہو۔ عذاب دینا میرا اختیار نہیں۔ تم ہو کہ ساری بشارتیں تمہارے حق میں پوری ہو جائیں خواہ تم

اعمالِ صالحہ بجالاؤ

یا نہ بجالاؤ۔ اپنے ربّ کریم کو خوش کرنے میں کامیاب ہو یا نہ ہو، یہ بھی میرے اختیار میں نہیں۔ تمہیں عذاب دینا یا ڈھیل دینا میرا کام نہیں۔ تم اپنی گمراہیوں میں بڑھتے چلے جاؤ اور خدا اپنی نرمی کے جلوے تم پر ظاہر کرتا چلا جائے، یہ اُس کی مرضی ہے تم جانو اور تمہارا خدا۔ میرے اختیار میں نہیں ہے یہ۔ ان معاملات میں حکم صادر کرنا اُس بالا ہستی کا کام ہے" اِنِ الْحُکْمُ لِلّٰہِ" حکم اُسی کا چلتا ہے۔ جو صاحب حکم بھی ہے اور صاحب حکمت بھی ہے۔ اُس کے سارے کام حکمت سے ہیں۔ حکمت سے خالی نہیں ہوتے۔ اگر وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلّم کی زندگی کے ابتدائی دَور میں اپنی گرفت میں جلدی کرتا تو عکرمہؓ اور اُن کے ایک سو چالیس کے قریب ساتھی جنہوں نے بعد میں توبہ کی اور اسلام میں داخل ہوئے اور جنگ یرموک کے موقع پر جب انہیں اُن کے دوست خالد بن ولید نے اس طرف توجہ دلائی کہ تم بڑے گناہگار ہو۔ تم نے خدا کے رسولؐ کے خلاف کارروائیاں کیں۔ ان کو ایذا پہنچایا، مسلمانوں کے قتل کے منصوبے بنائے، مسلمانوں کو دُکھ دیئے۔ بہتوں کو شہید کیا۔ ایسے داغ تمہارے چہرہ پر لگے ہوئے ہیں کہ سوائے تمہارے خون کے کوئی اَور چیز انہیں دھو نہیں سکتی اور آج موقع ہے، آج دھو لو اپنے دھبے۔ چنانچہ تین لاکھ فوج پر ان کم و بیش ایک سو چالیس

مکّہ کے رؤساء

کے بچوں نے حملہ کر دیا اور اُن میں سے ہر ایک نے میدانِ جنگ میں جام شہادت پیا۔ اور اس طرح پر اپنے چہروں سے نہایت بھیانک دھبے دھو ڈالے ہیں

کامیاب ہو گئے۔ تو اللہ تعالیٰ اگر اُن کو ڈھیل نہ دیتا تو توبہ اور رجوع الی اللہ کا یہ نظارہ تو دُنیا نہ دیکھتی۔ مکّی زندگی کے تیرہ سال محمد رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم کو انتہائی اذیتیں دی گئیں، دُکھ پہنچائے گئے لیکن خدا تعالیٰ نے نرمی کا سلوک کیا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یہی خدا سے چاہا کہ وہ نرمی کا سلوک کرے جیسا کہ طائف کے واقعہ میں آتا ہے کہ اے خدا یہ پہچانتے نہیں مجھے، ان کے ساتھ ڈھیل کا معاملہ کر۔ بہرحال وہ پکڑتا بھی ہے جب چاہے۔ اُس کی گرفت بھی بڑی سخت ہے۔ اُس کی قہری تجلّی کا تصوّر بھی انسان کے رونگٹے کھڑے کر دیتا ہے۔ لیکن وہ ڈھیل بھی دیتا ہے۔ وہ بڑا رحم کرنے والا بھی ہے۔ وہ موقع دیتا ہے کہ انسان اپنی اصلاح کرے۔

تو ہمیں چھٹی بات یہاں یہ نظر آتی ہے کہ تمہیں عذاب دینا یا ڈھیل دینا میرے اختیار میں نہیں، یہ اللہ کا کام ہے۔ وہ صاحب حکم ہے۔ (اَلْحُکْمُ لِلّٰہِ) صاحب اختیار ہے، مالک ہے، کوئی دنیا کی طاقت نہیں جو اس کو اس کی مرضی کرنے سے روک سکے۔ اور صاحب حکم ہے اور حکم صادر کرنا اُسی کا منصب ہے جو اپنا حکم جاری بھی کر سکے اور حکمت سے کام لینے والا ہو۔

اور ساتویں چیز ہمیں ان آیات سے یہ پتہ لگتی ہے کہ تم جلدی کر رہے ہو۔ شاید اس خیال سے کہ کبھی حق و صداقت کو خدا تعالیٰ کھولے گا نہیں۔ لیکن ایک وقت آئے گا کہ وہ خود یَقُصُّ الْحَقَّ، حق اور صداقت کو کھولے گا لیکن اپنے وقت پر کھولے گا۔ نہ میرے کہنے سے کھولے گا نہ تمہارے واویلا کرنے سے کھولے گا۔ وَھُوَ خَیْرُ الْفٰصِلِیْنَ۔

آٹھویں بات یہ کہ وہ

حق و حکمت کا سرچشمہ

ہے۔ وہ بہترین فیصلہ کرنے والا ہے اور اس لئے وہ ہمارے درمیان بہترین فیصلہ کرے گا۔ جیسا کہ بہترین فیصلہ اُس نے کیا پہلے دن سے لے کر آج کے دن تک اور آج کے دن سے لے کر قیامت تک کرتا چلا جائے گا۔ خَیْرُ الْفٰصِلِیْنَ اس میں ہمیں بتایا گیا کہ کسی بھی نسلِ انسانی کو خدا تعالیٰ سے اس قسم کے مطالبے نہیں کرنے چاہئیں اور لرزاں ترساں اپنی زندگی کے دن گذارنے چاہئیں۔ خدا تعالیٰ جب چاہے گا جو چاہے گا جس رنگ میں چاہے گا اپنے حکم کو جاری کرے گا۔ اور محمد رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے مخالفین کے درمیان وہ جب فیصلہ کرے گا تو اس کا جو فیصلہ ہوگا وہ خَیْرُ الْفٰصِلِیْنَ کا فیصلہ ہوگا وہ بہترین فیصلہ ہوگا۔ وہ نوعِ انسانی کی بھلائی کا فیصلہ ہوگا۔ وہ ایک ایسی ہستی کا فیصلہ نہیں ہوگا۔ جو اپنے علم میں کمزور جو اپنی طاقت میں کمزور جو اپنی حکمت میں کمزور جو اپنی رحمت میں کمزور بلکہ اس عزّوجلّ کا ہوگا۔ جو رَحْمَتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ کہنے والا ہے جس نے خَیْرُ الْفٰصِلِیْنَ اپنے متعلق کہا۔ وہ اس کا ہوگا جس نے کہا کہ

مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ

کہ اصل غرض تو تمہاری پیدائش کی یہ ہے کہ تم میرے بندے بنو۔ میرے ساتھ زندہ تعلق قائم کرو۔

نویں بات (دوسری آیت سے) ہمیں یہ پتہ لگتی ہے کہ خدا جانے تمہیں کیا ہو گیا ہے۔ بصائر آ چکے۔

آنکھیں کھولنے والے روشن نشان

ظاہر ہوئے اور تمہیں نظر نہیں آ رہے۔

دسویں بات ہمیں یہ پتہ لگتی ہے کہ ان روشن نشانوں کو شناخت کرنے میں تمہارا اپنا فائدہ ہے کسی اور کا فائدہ نہیں۔ اور اگر تم آنکھیں رکھتے ہوئے اندھے ہو جاؤ۔ تو جو اندھا ہوگا وہ خود اپنا نقصان کرے گا کسی اور کا نقصان نہیں کرے گا۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت سے انکار پہلی نسل سے لیکر قیامت تک کی انسانی نسلوں تک، جو ہے اس کا نقصان منکرین کو پہنچے گا۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو، آپؐ کی تعلیم کو، آپؐ کی بشارتوں کو، آپؐ کے ماننے والوں کو، خدا تعالیٰ کی جو رحمتیں آپؐ کے ماننے والوں پر آپؐ کے طفیل

نازل ہو رہی تھیں۔ اُن کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔ جو اندھا ہوگا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نشانات کو دیکھ نہیں سکے گا وہ اپنا نقصان کرے گا۔

ایک اور بات یہ کہ میں تم پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجا گیا۔ محافظ نہیں ہوں، رسول ہوں۔ ایک پیغام خدا نے میرے ذریعہ سے تم تک پہنچانا چاہا، میں نے تمہیں پہنچا دیا۔ خدا تعالیٰ نے اُس تعلیم کے لئے دُنیا کے سامنے ایک بہترین نمونہ قائم کرنا چاہا اور خدا نے توفیق دی مجھے کہ میں تمہارے لئے اُسوۂ حسنہ بن جاؤں۔ ایک حسین تعلیم ایک حسین وجود میں عملی رنگ میں تمہیں نظر آتی ہے۔ نگہبان اور محافظ نہیں ہوں۔ رسول ہوں اور اُسوہ ہوں۔ میری تعلیم کو دیکھو۔ میرے اعمال کو دیکھو۔ میری اس تعلیم کے نتیجہ میں انسان کو جو خدا تعالیٰ کے نعماء ملتے ہیں، ان کو دیکھو۔ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ۔ میرے اُسوہ پر چل کر خدا تعالیٰ کا جو پیار تمہیں حاصل ہوتا ہے، اسے دیکھو۔ ان چیزوں کو دیکھو اور اپنے

خُدائے واحد و یگانہ

جو بڑا رحم کرنے والا اور ربّ کریم ہے، کی طرف واپس لوٹ کے آؤ۔ دُوری کی راہوں کو اختیار نہ کرو۔

ایک اور بات ہمیں یہ نظر آتی ہے کہ ظاہر ہونے والے بیّنہ اور بصائر ہزاروں نشان دیکھتے اور اُن کو جھٹلاتے ہیں۔ اور ہزاروں نشانوں کو جھٹلانے کے بعد پھر ہمیں بھی کہتے ہیں کہ اگر کوئی نشان آجائے تو ہم مان لیں گے، مگر نشان ہماری مرضی کا ہو۔

ایک دفعہ ایک گاؤں میں ایک اَن پڑھ سادہ دیہاتی تھا اُس نے میرے ساتھ خود ہی باتیں شروع کر دیں۔ وہ مجھے کہنے لگا کہ ہم تو احمدیت کی صداقت پر (یہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی زندگی کی بات ہے) تب ایمان لائیں گے کہ آپ کے حضرت صاحب ہمارے یہاں آئیں اور ہمارے مینار کے اوپر آم کی گٹھلی لگائیں اور وہ اُسی وقت ایک پیڑ بن جائے اور اُسے بُور آئے اور اسی وقت چند منٹوں کے اندر اسے پھل لگ جائے اور پھر ہم وہ پھل کھائیں۔ یہ نشان دیکھیں تو ہم احمدیت کو قبول کر لیں گے۔ میں نے اُسے کہا کہ اگر تم لوگوں کو آم کھانے کا اتنا ہی شوق ہے تو آم کے موسم میں میرے پاس آجانا میں تمہیں اتنے آم کھلاؤں گا کہ تمہارے نتھنوں سے آم کا رس ٹپکنے لگ جائے۔ لیکن مجھے یہ بتاؤ کہ ہمیں احمدیوں کو، اس بات کی فکر ہے، ہم اس فکر میں اپنے رات دن گزر رہے ہیں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شجرۂ طیّبہ میں پھل لگیں اور وہ انسان جو آپؐ سے دُور ہے وہ اس درخت کے نیچے آجائے اور تمہیں

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درخت

اور اُس درخت کے جو فائدے ہیں اُن کی فکر نہیں، اپنے آم کھانے کی فکر پڑی ہوئی ہے۔ ایسے نشانوں کو جیسا اُس دیہاتی نے مانگا، اقتراحی نشان کہا جاتا ہے۔

پس ہمیں ایک بات اِن آیات میں یہ نظر آتی ہے کہ ہمیں بتایا گیا کہ ہزار ہا ہزار ہا ہزار ہا نہیں میں کہوں گا کہ لکھوکھا نشان محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کے اور آپؐ کی عظمت کے دکھائے گئے جو انہوں نے دیکھے اور دیکھ کر بھی اور جھٹلایا بھی اور پھر ہمیں بھی کہتے ہیں کہ ہماری مرضی کا کوئی ایک نشان آجائے تو ہم مان جائیں گے۔

ایک اور بات۔ ہمیں یہ کہا گیا کہ یہ لوگ خدا پر حکومت کرنا چاہتے ہیں۔ اپنی مرضی منوانا چاہتے ہیں۔ خدا پر تو کوئی شخص اپنی مرضی ٹھونس نہیں سکتا۔ اور اگر یہ لوگ یہ کوشش کرنا چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی حکومت میں دخل اندازی کریں اور اُس کی حکمت میں اپنی آراء کے مطابق ہیر پھیر کریں تو یہ تو نہیں ہوگا۔ ہوگا وہی جو خدا چاہے گا اور ہوگا اُسی وقت جب خدا چاہے گا۔ کسی کے کہنے پر خدا کوئی نشان کسی مقام پر کسی زمانے میں نہیں دکھایا کرتا لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ خدا نے اپنی مرضی سے اپنی حکمت کاملہ سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے پچھلے چودہ سو سال میں نشان نہیں دکھائے یا محدود نشان دکھائے۔ وہ جو رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ بنا کر بھیجا گیا تھا دُنیا کی طرف، اس کی

صداقت کے نشان

ایسے ہونے چاہئیں جو ہر نسل کے لئے زندہ نشان کے طور پر انسان کے ہاتھ میں ہوں۔ قصے اور کہانیاں تو بہت لوگوں نے بنائیں اُن کا کوئی اثر نہیں ہوتا نہ دل نہ دماغ نہ رُوح پر۔ نہ اس کے نتیجہ میں کسی نے خدا تعالیٰ کے پیار کو حاصل کیا۔ لیکن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک زندہ نبی ہیں اور زندہ خدا کی معرفت کی راہیں آپؐ نے ہم پر کھولیں اور ہمارا ایک زندہ تعلق خدا سے پیدا ہونے کے بعد دلائل کے میدان میں بھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کے نئے سے نئے دلائل نکلتے چلے آئے پچھلے چودہ سو سال میں۔ اور نکلتے چلے جائیں گے قیامت تک آسمانی نشان۔ محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے پیار کرنے والا ایک شخص ایک گاؤں میں بیٹھا ہوا تھا خدا کا پیارا۔ مطہر۔ (لَا يَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ) اس کے ذریعہ اُس کے گاؤں کو خدا تعالیٰ نے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت ثابت کرنے کے لئے آسمانی نشان دکھائے۔ وہ جو حبشی کہلاتے ہیں، جن کو دنیا صدیوں تحقیر کی نظر سے دیکھتی رہی۔ اتنے عظیم انسان پیدا ہوئے ہیں ان لوگوں میں جن میں سے ایک

عثمان بن فودیؒ

ہیں۔ وہ اس قدر خدا کو پیارے تھے کہ جب اُن کو خدا نے کہا کھڑے ہو اور اسلام کے اندر جو بدعات شامل ہو گئی ہیں۔ ان بدعات کو نکال دو اسلام سے اور ایک خالص اور صاف اسلام کو قائم کرو اپنے علاقہ میں۔ تو اُس وقت کے لوگوں نے تلوار نکال لی کہ تیری گردن اُڑا دیں گے تو مرتد، واجب القتل ہے۔ چھوٹی سی جماعت اُن کے پاس تھی۔ اُن کو خدا نے کہا جب تلوار سے تیری گردن اُڑانا چاہتے ہیں تو تلوار سے ہی اپنی حفاظت کر۔ اُن کو مسلمانوں کے خلاف جنگ کرنے کی خدا نے اجازت دی۔ اور کئی سو میل کے فاصلے پر بعض دفعہ ایک جنگ ہوئی ان کے متبعین کی، منکرین کے ساتھ۔ اور شام کو وہ جنگ ختم ہوئی۔ اور مغرب کی نماز میں انہوں نے اپنے ساتھیوں کو کہا کہ اس جنگ کا فیصلہ ہوا ہے ہمارے حق میں۔ وہ خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق تھے۔ اللہ کا پیار انہیں حاصل تھا۔ خدا تعالیٰ ان کو اطلاع دیتا تھا۔ مگر یہ پیار اُن کی کسی ذاتی خوبی کے نتیجہ میں نہیں تھا۔ یہ ہر احمدی کو اچھی طرح یاد رکھنا چاہیئے۔ اس قسم کا ہر پیار اُس پیار کے نتیجہ میں ہے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہمارے ربّ کریم کو ہے۔ اُمّتِ محمدیہ میں الہام اور وحی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت ثابت کرنے والی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لکھا ہے کہ بلند درجہ تو علیحدہ رہا

معمولی سے معمولی رُوحانی مقام

بھی کوئی شخص محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے پر کھڑا ہو کر حاصل نہیں کر سکتا۔ اس کے لئے تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ کی اتباع کرنی پڑے گی اور اس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کا پیار حاصل ہوگا۔ تاکہ یہ ایک نشان ہو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے برحق ہونے پر۔

پس ایک اور بات ہمیں یہ معلوم ہوتی ہے کہ اقتراحی نشان خدا تعالیٰ نہیں دکھاتا۔

ایک اور بات یہ کہ مرضی خدا کی ہی چلے گی۔ جس نشان کو چاہے گا ظاہر کرے گا۔ جس نشان کو چاہے گا نہیں ظاہر کرے گا۔

ایک اور بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے جہاں بشارتیں ہیں۔ وہاں انذاری پیشگوئیاں بھی ہیں۔ گرفت کی پیشگوئی بھی ہے۔ وہاں عذاب کی پیشگوئی بھی ہے۔ یہ جلدی کر رہے ہیں کہ جلدی آجائے عذاب۔ عذاب تو آئے گا مگر جب عذاب آئے گا تو ان کے کہنے کی وجہ سے نہیں آئے گا بلکہ خدا تعالیٰ کے بتائے ہوئے انذار کی وجہ سے آئے گا۔ جب عذاب آیا ایک رنگ

ہیں ان کا اپنا مطالبہ بھی پورا ہوگیا کہ یہ کہہ رہے ہیں جلدی آجائے۔ جلدی نہیں آئے گا لیکن عذاب آنے کا ضرور۔ اگر یہ اصلاح نہیں کریں گے۔ ہر انذاری پیشگوئی مشروط ہے یعنی اگر جن کے متعلق وہ انذار ہے وہ اپنی اصلاح کرلیں تو خدا تعالےٰ معاف کر دیتا ہے۔ اسلام کی یہ تعلیم ہے۔ لیکن اگر وہ اصلاح نہ کریں اور خدا کی گرفت میں آجائیں تو عذاب تو آیا لیکن مطالبہ کرنے والے کا جو مطالبہ جلدی کا تھا اس وقت نہیں آیا لیکن آیا ضرور۔ اور جب آگیا تو اس وقت اس کا بھی انکار کر جائیں گے۔ عذاب دیکھیں گے پھر بھی انکار کر جائیں گے۔ آخر جا یا کہ میں نے بتایا ساری دنیا نے اُن انذاری پیشگوئیوں کے جلوے جو محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کے لئے قرآن کریم نے بیان کی ہیں۔ دیکھے مغرب نے بھی دیکھے۔ شمال نے بھی جنوب نے بھی دیکھے۔ اور جو عذاب میں ہلاک ہوگئے۔ اُن کے تو ایمان لانے کا سوال نہیں۔ جو بچ گئے اُن میں سے بھی بہت ساروں نے پھر بھی انکار کر دیا۔ اسی واسطے خدا نے کہا کہ نہیں پتہ لگ جائے گا کہ جس چیز (عذاب) کو یہ مانگ رہے ہیں، جب خدا چاہے گا عذاب آئے گا لیکن عذاب آنے کے باوجود بھی وہ انکار کریں گے ایمان نہیں لائیں گے اور بشارتیں جو دی گئی ہیں۔ مومنوں کے لئے اس میں مقدار نہیں بنیں گے۔

اور آخری چیز جو اصل ہے وہ یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دعوٰے ہے کہ میں ساری دنیا کے لئے اور قیامت تک کے لئے افضل الرسل۔ خاتم الانبیاء کی حیثیت سے میں مبعوث کیا گیا ہوں۔ ساری دنیا میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کے نشان آنے چاہئیں۔ صداقت کے نشان جو ہیں وہ دلائل کی شکل میں اور آسمانی نشانات اور معجزات کی شکل میں ہیں۔ قرآن کریم نے دلائل کا جو حصہ تھا اس کے متعلق یہ کہا کہ ہم تفصیل سے کھول کھول کر بیان کرتے ہیں اور اس کے متعلق یہ کہا کہ قرآنِ عظیم اپنے دلائل کے لحاظ سے ایک پہلو سے کتاب مبین اور دوسرے پہلو سے یہ کتاب مکنون ہے۔ چھپی ہوئی کتاب ہے جس کا مطلب یہ تھا کہ ہر نئے زمانہ میں (لَا یَمَسُّہٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ) خدا تعالےٰ کے مطہر بندے پیدا ہوں گے جو خدا تعالےٰ سے قرآنی علوم و اسرار سیکھ کر اپنے

زمانہ کے مسائل کو حل کریں گے

اور اس طرح پر عظیم دلیل پیدا کریں گے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت پر اگر ایسا نہ ہو، اگر اسلامی تعلیم آج کا مسئلہ حل نہ کرے تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ دعوٰے درست نہیں رہتا کہ قیامت تک کے لئے میں نبی ہوں۔ اگر آج کا انسان اپنے بعض مسائل میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے شاگرد بن کر دو زانو ہونے کی بجائے کسی اور کا محتاج ہے تو پھر تو اس کے لئے آپ رحمت نہ رہے اس مسئلے تک۔ اس واسطے تفصیل میں جائے بغیر میں آپ کو بتا دوں مجھے کئی دفعہ موقع ملا ہے یورپ میں جانے کا اور چوٹی کے دماغوں سے بات کرنے کا۔ میں اُن کو ہمیشہ ہی اس بات کے منوانے میں کامیاب ہوا ہوں کہ تم اندھیرے میں ہاتھ پاؤں مار رہے ہو، نہ تم اپنے مسائل کو سمجھتے ہو نہ اُن کا حل تمہیں معلوم ہے۔ جو شخص مسئلہ ہی نہیں سمجھے گا حل کیسے اس کو پتہ لگے گا۔ مثلاً میں نے ان کو کنونس (Convince) کیا۔ انہوں نے مانا کہ یہ بات درست ہے کہ ہمارا مزدور اپنے حقوق کی حفاظت کے لئے سٹرائیک کرتا ہے لیکن اس بیچارے کو یہ نہیں پتہ کہ میرا حق کیا ہے۔ تو اپنے جس حق کا اسے علم ہی نہیں اس حق کے لئے وہ سٹرائیک کر رہا ہے؟ تو بڑا عظیم ہے یہ مذہب، یہ تعلیم یہ قرآن جو ہے یہ واقع میں قرآن عظیم ہے۔ زمانہ بدل رہا ہے۔ انسانی زندگی حرکت میں ہے۔ ایک جگہ کھڑی نہیں ہوئی۔ جو معاشرہ آج سے چار سو سال پہلے تھا اس میں بڑی تبدیلیاں آگئیں۔ انقلابی تبدیلیاں آگئیں۔ عظیم انقلابات بپا ہوگئے۔ زرعی انقلاب۔ صنعتی انقلاب۔ یہ انقلاب۔ وہ انقلاب، پس بہت سی انقلابی تبدیلیاں اُن کے اندر پیدا ہوگئیں اور انقلابی تبدیلیاں معاشرہ میں پیدا ہونے سے انقلابی مسائل پیدا ہوگئے اور دو صدیوں

سے وہ مسائل حل کرنے کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں اور حل نہیں کرسکے۔ پھر بھی یہ دعوٰی کہ ہم تو بہت مہذب ہیں۔ ساری دنیا پر حکومت کرنے کا ہمیں حق ہے۔ میں نے کہا ابھی تک اپنے بھائی کو معاف کرنا تم نے نہیں سیکھا۔ جرمنی میں میں نے کہا تم دو عالمگیر جنگیں لڑ چکے ہو۔ جرمن اور اس کے ساتھی ایک طرف تھے اور امریکہ اور دوسرے اور ان کے ساتھی دوسری طرف۔ میں نے کہا جب جنگ ہوتی ہے تو ایک نے بہرحال ہارنا ہے۔ اتفاق ہوا دونوں دفعہ تم ہارے۔ تمہیں معاف نہیں کیا انہوں نے۔ اتنا ظلم کیا ان لوگوں نے کہ حد نہیں۔ وہ اچھی طرح ان کو یاد دلا کر کہ کن مسائل اور مشکلات میں سے گذرے ہیں۔ میں نے کہا کہ یہ تمہارے حل کرنے کا مسئلہ نہیں۔ جس نے حل کرنا تھا وہ مسئلہ حل کر چکا۔ ایک اسوہ پیدا کر دیا ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تیرہ سال مکی زندگی میں اور پھر آٹھ سال کے قریب کم و بیش مدنی زندگی میں، بیس سال تک ہر قسم کا دکھ اور تکلیف اُن کو دی گئی۔ عورتوں کو نہایت بہیمانہ طور پر قتل کیا گیا۔ مردوں پر مظالم ڈھائے گئے۔ اور بھوکا مارنے کی کوشش کی گئی۔ کوئی ایسی ایذا نہیں تھی جو پہنچانے کی کوشش نہیں کی گئی اور جب خدا تعالےٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے حالات بدل دیئے اور

دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ

آپ مکّہ کے باہر آکے ٹھہرے اس وقت رؤسائے مکّہ جو سارا عرصہ دکھ دینے میں اپنی زندگی گزار چکے تھے اُن کو یہ نظر آگیا تھا کہ حالات بدل گئے ہیں اس وقت ہم اگر میان میں سے تلوار نکالیں گے حماقت کریں گے۔ انہوں نے تلواریں اپنی میانوں میں سے نہیں نکالیں۔ اتنے حالات بدل چکے تھے اس وقت، اُن کو یہ پتہ تھا کہ یہ شخص محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس پوزیشن میں ہے اتنی طاقت ہے اس کی کہ جو چاہے ہمارے ساتھ سلوک کرے اور سلوک کیا کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دکھ دینے والوں سے؟ جنہوں نے ایک سانس سُکھ نہیں لینے دیا تھا۔ اُس نے کہا جاؤ سب کو معاف کرتا ہوں۔ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ اور يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ۔ میں معاف ہی نہیں کرتا بلکہ تمہارے لئے دعا بھی کرتا ہوں۔ کہ خدا بھی تمہیں معاف کر دے۔ میں نے کہا وہ نمونہ ہے تمہارے سامنے۔ تم لڑتے ہو اور معاف نہیں کرتے۔ ایک دوسرے کی عزت نہیں کرتے۔ اسلام نے، نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کہا دیکھو! اگر کوئی بڑوں کی عزت نہیں کرے گا۔ تو وہ میرے اسوہ پر عمل نہیں کر رہا۔ اگر کوئی

چھوٹوں سے شفقت کا سلوک

نہیں کرے گا تو وہ اسلامی تعلیم پر عمل نہیں کرتا۔ میں نے کہا ایک دن صبح بغیر کسی اطلاع کے چودہ ہیلی کاپٹر ایک بڑے ملک کے ایک چھوٹے سے ملک کے ایک جزیرے میں اُتر گئے اور وہاں قبضہ کر لیا۔ ایک گولی نہیں چلی۔ کوئی جنگ کا اعلان نہیں ہوا۔ کچھ نہیں۔ اور وہاں جا کے ہیلی کاپٹر اُتارے اور قبضہ کر لیا۔ دوسرے کی زمین پر۔ میں نے کہا یہ تو تم ایک دوسرے کا احترام کرتے ہو۔ نہ احساس کا، نہ عزت کا، نہ کسی کے مال کا احترام۔ کسی کا حق نہیں ہے کہ کسی کی چیز غصب کرے۔ تو اتنی عظیم تعلیم ہے اسلام کی اور جو آج کے مسائل ہیں وہ اسلام حل کرتا ہے۔ لیکن خالی دلائل کافی نہیں (یہ آپ یاد رکھیں) آج کی دنیا میں اسلام کا مخالف صرف مذہب نہیں بلکہ دہریت بھی ہے جنہوں نے خدا سے انکار کر دیا، جنہوں نے کہا کہ ہم زمین سے خدا کا نام اور آسمانوں سے اس کے وجود کو مٹا دیں گے۔ اس دہریت کے سامنے جب آپ دلیل دیں گے تو اُن کا دماغ کوئی اور دلیل سوچ لے گا۔ اور تسلّی پا لے گا۔ انسان کو خدا نے ایسا بنایا ہے کہ جھوٹی دلیل سے بھی وہ تسلّی پا لیتا ہے لیکن آسمانی نشانوں کو explain نہیں کرسکتا۔ کوئی دماغ ایسا نہیں کرسکتا۔

تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت پر خدا تعالیٰ نے ازل سے آسمانی معجزات دکھائے۔ یہ تو ایسا سمندر ہے جس کی انتہا ہی نہیں۔ صبح شام خدا تعالےٰ دکھا رہا ہے۔ ایسے نشان اور صداقت ظاہر ہوتی ہے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تاکہ وہ مشن پورا ہو جس کے لئے آپ آئے اور وہ مشن یہ ہے کہ انسان اپنے پیدا کرنے والے رب کو پہچانے اور ہر قسم کے شرک سے

پاک ہو اور خدائے واحد و یگانہ کی گود میں چلا جائے اور ہر قسم کا پیار انتہائی حاصل کرنے لگ جائے۔ یہ مقصد ہے انسانی زندگی کا اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تھے اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے وہ زبردست سمندر پیدا کئے

ایک دلائل کا سمندر ایک آسمانی نشانوں کا سمندر

اُور اُمت محمدیہ میں دلائل بھی کسی انسان نے دیتے ہیں؟ خدا تعالیٰ ہی متبعین کو دلائل سکھاتا ہے کوئی انسان بھی جب تک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں فانی نہیں ہوتا خدا کے پیار کو حاصل نہیں کر سکتا اور نشان بھی انسان کے ذریعہ ہی دکھائے جاتے تھے انسان کی بجائے درختوں نے تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کے نشان نہیں دکھانے تھے کسی انسان نے ہی دکھانے تھے اتباع محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ میری بعثت سے پہلے کے دو صد سال اسلام کے انتہائی تنزل اور انحطاط کے سال تھے لیکن یہ نہ سمجھنا کہ یہ زمانہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر کوئی اعتراض پیدا کرتا ہے نہیں بلکہ اس زمانہ میں بھی خدا تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرنے والے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر فدا ہونے والے ہمارے بزرگ ٹھاٹھیں مارتے دریا کی طرح تھے لاکھوں کی تعداد میں پائے جاتے تھے اس تنزل کے زمانہ میں بھی اور جو تنزل کا زمانہ نہیں تھا بلکہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور ترقیات کا زمانہ تھا اس کا تو کہنا ہی کیا اب وہ پھر زمانہ آگیا ہے اور مہدی کے زمانے کے متعلق کہا گیا تھا کہ بچے بھی نبوت کریں گے یعنی ان کو بھی سچی خوابیں آئیں گی یہ نہیں کہ وہ نبی بن جائیں گے یہ معنی نہیں کہ آئندہ کی خبر دینے والے رشتہ ہیں میں نے بہتوں کو تسلی دینی تھی کثرت سے احباب آتے تھے سارا دن میرا یہی کام ہوتا۔ پیار کرتا تھا تسلی دیتا تھا بچے بھی آتے تھے میں پوچھتا تمہیں سچی خوابیں آتی ہیں بیدا کئی بچے کھڑے ہو جاتے تھے ہر روز ہر گروہ میں کہ خواب آئی اور اس کے مقابلہ میں ایسے لوگ بھی آج ہیں جو کہتے ہیں کہ کسی مسلمان کو سچی خوابیں نہیں آسکتیں نعوذ باللہ

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت

کو ثابت کرنے کے لئے خدا تعالیٰ نے نشانوں کا جو یہ دروازہ کھولا ہے یہ کبھی بھی بند نہیں ہو سکتا کوئی اسے بند نہیں کر سکتا قصے کہانیوں سے تو انسان تسلی نہیں پاتا قصے تو کافی نہیں ہمارے لئے ہمارے لئے تو ہمارا خدا کافی ہے جو الحق ہے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس الحق کے مظہر اتم اس واسطے اُمت مسلمہ کی بنیاد و تو حق و صداقت کے اور ہے دلائل زبردست اور صحیح اور سچے اور نشان کہ ان کی مثال نہیں آپ روز نشان دیکھتے ہیں روز نشان دیکھتے ہیں خدا تعالیٰ سے یہ دعا کیا کریں کہ اے خدا نشان تو ہمیں دکھا رہا ہے نشان سے جو تو چاہتا ہے کہ ہم فائدہ اٹھائیں اور اپنی زندگیوں میں تبدیلی پیدا کریں اور اس کے نتیجہ میں زیادہ سے زیادہ تیرے پیار کو حاصل کرتے چلے جائیں ہمیں اس کی توفیق عطا کر خدا کرے کہ ہم سب کو اس کی توفیق ملے۔ آمین ؛

خلاصہ خطبہ جمعہ بقیہ صفحہ اوّل

کے ساتھ تعلق کے بارہ میں اسلام کی نہایت ہی حسین تعلیم پر روشنی ڈالی اور واضح فرمایا کہ اسلام نے دشمن کے حقوق بھی قائم کئے ہیں اور ان کی ادائیگی کی ذمہ داری اُٹھائی ہے اسلام نے حقیقی مسلمانوں کو یہ تعلیم دے کر کہ دوسرے تم سے دشمنی کر سکتے ہیں اور وہ تمہارے دشمن ہو سکتے ہیں لیکن تم کسی کے دشمن نہیں ہو دشمنی کی جڑ کاٹ دی ہے اس کے ثبوت میں حضور نے جنگ اُحد کے واقعات تفصیل سے بیان کرکے دشمنوں کے ساتھ سلوک سے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نہایت ہی حسین عملی نمونہ پر روشنی ڈالی جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار کے مشرکانہ نعرے اُعلُ ھُبل کے جواب میں صحابہ کرام سے یہ نعرہ نہیں لگوایا کہ ھبل اور دوسرے بت جہنم کا ایندھن ہیں اگر آپ یہ نعرہ لگوا دیتے تو یہ بھی حقیقت پر مبنی ہوتا لیکن آپ نے ایسا نہیں کیا بلکہ نعرہ یہ لگوایا اللہ اعلیٰ واجل دشمنوں کے ساتھ حسن سلوک کی اسلامی تعلیم کا یہ دل موہ لینے والا ایک حسین عملی نمونہ ہے۔ ایسی حسین تعلیم اور اس پر عمل پیرا ہونے سے ظلم اور فتنہ وفساد کی جڑ کٹتی اور امن و آشتی کی فضا قائم ہوتی ہے حضور نے آخر میں فرمایا اسلامی تعلیم پر عمل پیرا ہوتے ہوئے دشمنی اپنے دل میں کسی کی نہ رکھو نہ انسان کی نہ غیر انسان کی اسلام ظلم سہہ لینے اور ظلم کا جواب ظلم سے نہ دینے کی تعلیم دیتا ہے اگر ہماری جماعت اس پر عمل پیرا رہے اور اسکا عملی نمونہ پیش کرتی چلی جائے تو غلبۂ اسلام کے دن جنہیں دیکھنے کی ہم تمنا رکھتے ہیں جلد آجائیں گے

محترمہ رقیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم خواجہ عبد الستار صاحب درویش کی وفات

قادیان ۹ رجون ۶۹ء افسوس کہ آج قبل دوپہر محترمہ رقیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم خواجہ عبد الستار صاحب درویش بعمر ۴۸ سال وفات پاگئیں اناللہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ کئی ماہ سے بوجہ ہائی بلڈ پریشر و شوگر اور دانتوں میں خرابی کے بیمار تھیں۔ چند ماہ قبل اپنے رشتہ داروں سے ملاقات کی غرض سے پاکستان گئیں وہاں بھی بذریعہ بجلی دانت کا علاج ہوتا رہا۔ مرحومہ نے پاکستان جانے سے کچھ عرصہ قبل دانت نکلوایا جس کا زخم جلد مندمل نہ ہونے کے باعث زخم پرانا ہو کر کینسر کی شکل اختیار کر گیا اور بالآخر یہی تکلیف بڑھ کر ان کی وفات کا باعث بن گئی۔ مرحومہ نیک صالحہ اور دعاگو بزرگ خاتون تھیں اور ہمارے درویش بھائی کی رفیقہ حیات کے طور پر زمانۂ درویشی پورے صبر اور استقلال سے گزارا۔ مرحومہ کی بیماری کے دنوں میں ان کے ربیب مکرم خواجہ عبد اللہ صاحب اور ان کی بیوی نے خوب خدمت کی فجزاھم اللہ تعالیٰ مرحومہ نے اپنے پیچھے تین بیٹیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں ان میں سے بڑی بیٹی شادی شدہ ہے۔

تجہیز و تکفین کے بعد مدرسہ احمدیہ کے صحن میں محترم مکرم ملک صلاح الدین صاحب قائمقام امیر مقامی نے ۱/۲ ۶ بجے قبل از مغرب نماز جنازہ پڑھائی موصیہ ہونے کے سبب مرحومہ کو بہشتی مقبرہ کے قطعہ ۹ الف میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر محترم قائمقام امیر مقامی صاحب نے اجتماعی دعا کرائی۔

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے اور درجات بلند فرمائے اور ان کے جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین ؛

میونسپل کمیٹی کے الیکشن میں
مکرم چوہدری حکیم بدر الدین صاحب عامل کی کامیابی

قادیان ۱۰ رجون آج بروز اتوار میونسپل کمیٹی قادیان کا الیکشن عمل میں آیا اس الیکشن میں وارڈ نمبر ۲ سے جماعت کے آزاد کے اُمیدوار مکرم چوہدری حکیم بدر الدین صاحب عامل خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیاب قرار پائے فالحمد للہ اور ان کے خلاف غیر مسلم اُمیدوار کی ضمانت ضبط ہو گئی۔

وارڈ نمبر ۲ کے چھ صد سے اوپر ووٹر ہیں جن میں خاصی تعداد غیر مسلم ووٹران کی بھی ہے۔ قادیان کی میونسپل کمیٹی کے کل ۱۳ وارڈ ہیں باقی وارڈوں میں سے چار جنتا پارٹی کے پانچ آزاد اور تین اندرا کانگریس کے اُمیدوار کامیاب قرار پائے احباب دعا فرمائیں کہ وارڈ نمبر ۲ سے جماعت کے اُمیدوار کی کامیابی جماعت کے لئے خیر و برکت کا موجب ہو اور بہتر نتائج ظاہر فرمائے۔

— نامہ نگار خصوصی —

اخبار قادیان

★— محترم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز ناظر بیت المال کی اہلیہ محترمہ مورخہ ۶۹-۶-۷ کو امرتسر ہسپتال سے واپس قادیان تشریف لے آئیں آپ کی اہلیہ محترمہ کو کمزوری زیادہ ہے احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

★— محترم بھائی عبد الرحیم صاحب دیانت درویش تا حال امرتسر ہسپتال میں زیر علاج ہیں اور حالت پہلے سے بہتر ہے صحت کاملہ کے لئے احباب دعا فرمائیں۔

★— مکرم ڈاکٹر منور علی صاحب انچارج احمدیہ شفاخانہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۴/۶۹ کو لڑکا عطا فرمایا ہے نومولود کے نیک اور خادم دین بننے کے لئے احباب دعا فرمائیں۔

★— مکرم مولوی عبد الکریم صاحب ملکانہ کارکن نظارت امور عامہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۳/۶۹ کو دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے نومولود کے نیک اور خادم دین بننے کے لئے احباب دُعا فرمائیں ؛

درخواست دُعا : مکرم سید عقیل احمد صاحب آف مونگھیر بہار نے تین فرزندان کے ایک کو چشم انسٹی ٹیوٹ کھولا ہے۔ اس سلسلہ میں موصوف نے مبلغ ۱۵ روپے شکرانہ فنڈ کی مد میں بھجوا کر احباب جماعت سے اس کی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کی ہے (ناظر بیت المال آمد قادیان)

تقریر جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۷۸ء

قسط نمبر (۳)

ترقی یافتہ ممالک میں اسلحہ سازی کی دوڑ اور امنِ عالم

بین الاقوامی تعلقات اور امنِ عالم

حضرات! میں نے اب تک اختصار سے آپ کے سامنے ترقی یافتہ ممالک میں اسلحہ سازی کی دوڑ اور اس کے پس منظر اور پھر اس اسلحہ کی دوڑ کے عالمی اثرات کو بیان کیا تھا۔ اب وقت کی رعایت رکھتے ہوئے "امنِ عالم" کے حصول و بقاء کے لئے اسلامی تعلیمات کو مختصراً پیش خدمت کرنا چاہتا ہوں کیونکہ اسلحہ کی دوڑ اگر امنِ عالم کے لئے خطرہ ہے تو اسلحہ سازی پر پابندی یا ترکِ اسلحہ کا پروگرام ایک حد تک اس خطرہ کو کم کرنے والا ہے۔ مگر جب تک اقوامِ عالم کے ذہن و دماغ کو بدل کر ان کے اندازِ فکر کو وہ پُرامن بقائے باہم کے عملی نصب العین کے لئے مثبت راہ پر نہ ڈال دیا جائے۔ کوئی خوشگوار نتیجہ ظاہر نہیں ہو سکتا اس لئے اس ضمن میں اسلامی تعلیمات کو بھی جو امن کے لئے مثبت اور تعمیری اندازِ فکر کو پیش کر رہی ہیں، بیان کرنا نہ صرف مناسب بلکہ ضروری ہے۔

بین الاقوامی تعلقات کے سلسلہ میں دو اہم امر

بین الاقوامی تعلقات کے سلسلہ میں دو اہم امر قابلِ غور ہیں:۔

امرِ اوّل: سائنس و ٹیکنالوجی کی حیرت انگیز ترقی کی وجہ سے نئی نئی ایجادات اور ذرائع رسل و رسائل کی وجہ سے دنیا اب ایک "بستی" بن کر سمٹ کر رہ گئی ہے۔ اب بین الاقوامی 'امن' اور ملکوں کی ترقی کا انحصار 'اتحادِ عمل' پر ہے۔ اور اتحادِ عمل کی اوّلین شرط اتحادِ ذہن و فکر ہے۔ اس لئے دنیا کے ممالک کو عالمی مسائل کو باہم مل جل کر حل کرنا ہوگا اور عالمی مسائل کو حل کرنے کے لئے مشترکہ اساس انسانیت (HUMANITY) ہے اسے قرونِ اولیٰ کی اخوت سے رہنما ہونا ہوگا اور سب کو "انسانیت" کی بنیاد پر دیکھنا ہوگا تاکہ سب کا بھلا ہو۔

امرِ دوم: اگر مذہب میں ان پیش آئندہ مسائل کا حل ہے تو اسے رنگ، وطن، ملک، قوم اور جغرافیائی حدود سے بالا ہو کر عالمگیر حیثیت سے ہونا ہوگا کیونکہ جب One world (ایک دنیا) اور One humanity (ایک انسانیت) کا تصور پیدا ہو رہا ہے تو لازماً One Religion (ایک مذہب) One God (ایک خدا) اور One Prophet ایک رسول کا تصور بھی پیدا ہوگا اور قوموں کو اپنی فلاح و بہبود کے لئے بقائے باہمی (Co-existance) خود زندہ رہو دوسروں کو زندہ رہنے دو۔ (live and let live) کے اصول کو مدّنظر رکھنا ہوگا تاکہ نیشنل انٹگریشن (قومی یک جہتی) ہی نہیں بلکہ انٹرنیشنل انٹگریشن (بین الاقوامی اتحاد) پیدا ہو اس کے نتیجہ میں امنِ عالم قائم ہوگا۔

چنانچہ اس بارہ میں چند مدبرین کی آراء ملاحظہ فرمائیے!

(الف) سابق راشٹرپتی ڈاکٹر رادھا کرشنن فرماتے ہیں:۔

"Nationalism and Militarism are both Out-moded. Humanity is the concept and international conciliation is the only method by which all problems require to be settled."

یعنی (عالمی مسائل کے حل کرنے کیلئے) اب نیشنلزم اور فوج آرائی دونوں بیکار ہیں انسانیت اور بین الاقوامی صلح و آشتی ہی ایک بہترین تصور اور ذریعہ ہے جس کے ذریعہ تمام مسائل کو حل کیا جا سکتا ہے۔

(ب) اسی طرح آپ نے فرمایا:۔

"We must evolve a new world order, a new world society, a world consciousness and a world community. Many civilizations have come and gone and only humanity remains. It is for the sake of that humanity that we must work. We should regard our selves as members of that future commonwealth of nations comprising the world."

کہ ہمیں ایک نیا نظامِ عالم ایک نئی عالمی برادری اور ایک عالمی بیداری اور ایک عالمی قومیت قائم کرنی چاہئے دنیا میں کتنی تہذیبیں آئیں اور گئیں مگر انسانیت آج بھی قائم ہے اسی انسانیت کی بقاء کے لئے آج بھی ہمیں کام کرتے رہنا چاہئیے اور ہمیں اپنے آپ کو دنیا کی اقوام کی مستقبل کی قوموں کی برادری کا ایک ممبر سمجھنا چاہئے۔

(ب) ڈاکٹر ہنری کیسنجر سابق سیکرٹری آف اسٹیٹ امریکہ نے Indian council of world affairs, new Delhi. نئی دہلی میں ۲۸ اکتوبر ۱۹۷۴ء کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"The fundamental reality of our age is that we live in a world inextricably linked by interdependent economies and universal aspirations, by the speed of communications and the spectre of nuclear war. The political lesson of our age is that the national interest can no longer be defined or attained in isolation from the global interest and the moral challenge of our age is to free our selves from the narrow perception of the nation state and to shape a conception of global community."

کہ ہمارے اس زمانے کی بنیادی حقیقت یہ ہے کہ ہم اب ایک ایسی دنیا میں رہتے ہیں جو لازمی طور پر ایسی اقتصادیات سے جن کا ایک دوسرے سے رابطہ و انحصار ہے، اور عالمگیر تمناؤں کے ساتھ وابستہ ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ذرائع رسل و رسائل میں تیز رفتاری ہو چکی ہے اور ادھر ایٹمی جنگ کا عفریت سر پر منڈلا رہا ہے۔ اس زمانہ کا سیاسی سبق یہ ہے کہ عالمی مفاد کو نظر انداز کرتے ہوئے نہ تو قومی مفاد کی تعیین ہو سکتی ہے اور نہ ہی اسے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ ہمارے زمانہ کا اخلاقی چیلنج یہ ہے کہ ہم اپنے آپ کو قوم اور ملک کے تنگ نظریہ سے آزاد کریں اور عالمگیر قومیت کے نظریہ کی تشکیل کریں۔

(ج) ڈاکٹر رابندر ناتھ ٹیگور فرماتے ہیں:

"During the evolution of the nation the moral culture of brotherhood was limited by geographic boundries, because at that time those boundries were true. Now they have become imaginary lines and traditions divested of the qualities of real obstacles, so the time has come when man's moral nature must deal with this fact with all seriousness or perish."

(بحوالہ ڈاکٹر ہنری کیسنجر کا ایڈریس انڈین کونسل آف ورلڈ افیئرز نیو دہلی مورخہ ۲۸ اکتوبر ۱۹۷۴ء)

کہ (پچھلے زمانے میں) کسی قوم کی تدریجی ترقی میں اخوت کی اخلاقی اقدار جغرافیائی حدود تک محدود تھیں کیونکہ یہ جغرافیائی حدود ٹھیک ہوتی تھیں مگر اب رفتار زمانہ کے ساتھ ساتھ یہ جغرافیائی حدود خیالی لکیریں اور روایات پارینہ بن کر رہ گئی ہیں۔ اور ان حدود میں کوئی حقیقی مشکل باقی نہیں رہی۔ اب ایسا زمانہ آگیا ہے کہ انسان کی اخلاقی فطرت کو بڑی سنجیدگی سے ان مسائل ...

پر (عالمی نقطۂ نگاہ سے) غور و فکر کرنا چاہیئے ورنہ اس کے لئے تباہی مقدر ہے۔

الغرض اکابرین و مدبرین اب دنیا کے بدلے ہوئے اور ترقی یافتہ حالات کے پیش نظر اس امر کو شدت کے ساتھ محسوس کر رہے ہیں کہ ہر ملک و قوم اپنے ملکی اور قومی مسائل کو انفرادی طور پر نہیں بلکہ عالمی نقطۂ نگاہ سے ساری "انسانی برادری" کو پیش نظر رکھتے ہوئے حل کرنے کی کوشش کرے کیونکہ اب دنیا جلد جلد ایک ہو رہی ہے اور دنیا کی کوئی قوم باقی اقوام سے الگ نہیں رہ سکتی۔

اسلام اور انسانیت

الحمدللہ! ہمیں یہ اعلان کرنے میں جائز فخر محسوس ہوتا ہے کہ اسلام وہ پاکیزہ اور عالمگیر مذہب ہے جس نے آج سے چودہ سو سال قبل رنگ و نسل کے امتیازات اور ملکوں کی جغرافیائی حدود سے بالا ہو کر عالمی مسائل کو حل کرنے کے لئے نسل انسانی کو مخاطب کیا چنانچہ اللہ تعالیٰ نبی عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی غرض کو ان پیارے الفاظ میں بیان فرماتا ہے کہ:-

(ا) وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ۔ (انبیاء ع۷)

(ب) قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا۔ (الاعراف ع۲۰)

کہ اے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر مبعوث کیا اور آپ اعلان کر دیں کہ اے نسل انسانی میں تم سب کے لئے اللہ تعالیٰ کا پیغامبر ہوں۔

اور یہی عالمگیر مذہب اسلام "امن عالم" کے مسئلہ میں ہمارے سامنے ایسی واضح ہدایات پیش کرتا ہے جن پر عمل کر کے ہم ایک خوشگوار اور پائیدار امن قائم کر سکتے ہیں — (باقی)

آیت وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ سے قرآن مجید اور اسلام کی صداقت

محترم مولوی محمد عبد اللہ صاحب بی ایس سی آف حیدر آباد (دکن)

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام اعلیٰ و ارفع کو مختلف آیات کلام اللہ کے ذریعہ واضح کیا ہے ان میں سے ایک چھوٹی سی آیت وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ بھی ہے جس کے معنے ہیں ہم نے تیرے ذکر کو بلند کر دیا یہ مکی سورت کی آیت ہے جبکہ آپ کو انتہائی اذیتیں پہنچائی جا رہی تھیں اور بظاہر حالات مایوس کن تھے اس وقت اللہ تعالیٰ آپ کو مخاطب کر کے یہ اطمینان دلا رہا ہے کہ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۝ چنانچہ آپ کے عین حیات ہی یہ ذکر اتنا بلند ہوا کہ ہر طبقہ میں آپ کا چرچا ہونے لگا جیسا کہ حضرت مصلح موعود اپنی تفسیر کبیر میں ارشاد فرماتے ہیں:-

"ہر مجلس میں تیرا ذکر ہو رہا ہے سیاست دان کہتے ہیں اب کیا ہوگا محمد (صلعم) نے دعویٰ کر دیا ہے عالم کہتے ہیں اب کیا ہوگا محمد (صلعم) نے دعویٰ کر دیا ہے۔ تاجر کہتے ہیں اب کیا ہوگا محمد (صلعم) نے دعویٰ کر دیا ہے کاہن کہتے ہیں اب کیا ہوگا محمد (صلعم) نے دعویٰ کر دیا ہے۔ غرض ہر سننے والا کہتا ہے اب کچھ ہونے والا ہے اب دنیا میں کوئی نہ کوئی انقلاب پیدا ہونے والا ہے۔ پس وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۝ کے ایک معنی ہیں کہ ہم نے تیرے ذکر کو اس قدر بلند کر دیا ہے کہ ہر مجلس اور ہر نادیہ میں تیرا ذکر ہونے لگا ہے لوگوں کی طبائع میں ایک ہیجانی پیدا ہو گیا ہے اور وہ اس بات پر مجبور ہو گئے ہیں کہ تیری طرف توجہ کریں اور یہ بات تیرے حق میں لازماً اچھا ہوگا کیونکہ لوگ جب غور کریں گے تو ان پر تیری صداقت واضح ہو جائے گی۔ اس کی ایک بہترین مثال دیکھو ورقہ بن نوفل رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے مکہ میں توحید کا پرچار کرتے رہتے تھے مگر مکہ والوں میں کوئی شور نہ تھا وہ ان باتوں کو سنتے اور ہنس کر چلے جاتے مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب توحید کی آواز بلند کی تو عرب کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک مخالفت کی ایک لہر دوڑ گئی اور ہر شخص آپ کو کچلنے کے لئے کھڑا ہو گیا۔ اسی طرح زید بن عمرو جو حضرت عمرؓ کے چچا زاد بھائی تھے وہ بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دعویٰ نبوت سے قبل توحید کی تبلیغ کیا کرتے تھے مگر کبھی ان کی مخالفت نہیں ہوئی ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو کھانے کی دعوت دی انہوں نے کہا کہ میں مشرک کا کھانا نہیں کھاتا آپ نے فرمایا کہ میں نے تو کبھی شرک نہیں کیا اس زید جیسے کٹر موحد کی لوگوں نے کبھی مخالفت نہ کی مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بتوں کے خلاف آواز بلند کی تو سارا عرب آپ کا مخالف ہو گیا کیونکہ انہوں نے سمجھ لیا کہ زید کی زبان سے تو ہمارے بت نہیں ٹوٹتے تھے مگر یہ وہ زبان ہے جو ہمارے بتوں کو توڑ کر رکھ دے گی پس وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ کے ایک معنی یہ ہیں کہ ہم نے تمام لوگوں کی توجہ تیری طرف پھیر دی ہے ہر شخص سمجھتا ہے کہ وہ دنیا میں کچھ نہ کچھ کر کے رہے گا اس کا مقابلہ کرنا چاہیئے اس آیت کے ایک یہ بھی معنی ہیں کہ ہم نے تیری مقبولیت دنیا میں پھیلا دی درحقیقت کامیابی کے ساتھ اس امر کا بھی تعلق ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے دنیا میں قبولیت کے آثار پیدا کر دئے جائیں۔ یہ معنی بھی اس آیت کے ہیں کہ گو یہ لوگ تیری مخالفت کریں گے مگر ان کی مخالفت کا پہلو یکطرفہ ہوتا ہے یہ نہیں ہوتا کہ وہ کسی کی مخالفت کے ساتھ اس کی عظمت کے بھی قائل ہوں مگر یہاں یہ حالت ہے کہ یہ لوگ تیرے دشمن بھی ہیں اور تیری طاقت اور عظمت کے بھی قائل ہیں کہتے ہیں کہ تو برا ہے مگر ساتھ ہی کہتے ہیں کہ تو بڑا امین ہے سننے والا سنتا ہے تو حیران ہوتا ہے کہ یہ کیا متضاد باتیں کہہ رہے ہیں ایک کہتا ہے وہ شاعر تو ہے مگر شعر نہیں کہتا۔ کاہن ہے مگر کاہنوں کا دشمن ہے گویا جہاں وہ الزام لگاتے ہیں وہاں ساتھ ہی ایک رنگ میں عظمت اور نیکی کا بھی اقرار کر جاتے ہیں اس کے علاوہ اس آیت کا اشارہ اس طرف بھی ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر پھیلانا شروع ہو جائے گا چنانچہ تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ بہت جلد آپ کا ذکر سارے عرب میں پھیل گیا اور لوگ ایمان بھی لانے لگے تھے۔ چنانچہ ابو ذر غفاریؓ غفار میں تھے کہ انہیں یہ معلوم ہوا پھر بعض مدینہ میں مکی زندگی میں ہی ایمان لے آئے اور اس کے بعد آپ کا سلسلہ مختلف ممالک میں پھیل گیا۔"

آج اس دور میں چھوٹی جماعتوں کے طالب علم بھی جانتے ہیں کہ دنیا گول ہے ہم گہری نیند سو رہے ہوتے ہیں تو دنیا کی [illegible]

(باقی صفحہ کالم [illegible])

رپورٹ ہائے لجنات اماء اللہ

ماہ اپریل میں درج ذیل لجنات کی طرف سے رپورٹیں موصول ہوئیں:-

لجنہ اماء اللہ قادیان - حیدر آباد - بنگلور - شموگہ - کرڈاپلی - کلکتہ - بھاگلپور [illegible]۔

ناصرات الاحمدیہ:- حیدر آباد - بنگلور - شموگہ - کرڈاپلی - کلکتہ - [illegible]

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار بدر خود خرید کر پڑھے (مینیجر بدر)

وصایا

نوٹ: وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی شخص کو کسی جہت سے کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر اندر اپنے اعتراض کی تفصیل سے دفتر کو آگاہ کرے۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

وصیت نمبر ۱۴۴۷۸: میں زینت النساء بنت مکرم چوہدری عمر الدین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علمی عمر پیدائش ۱۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹/۱۱/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت کوئی غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے منقولہ جائیداد میں صرف مبلغ -/۱۰۰ روپیہ میرے پاس ہیں ان کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں آئندہ اگر کسی وقت کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں نیز میری وفات پر جو بھی ترکہ ثابت ہو تو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہو گی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
قریشی محمد شفیع عابد درویش قادیان موصی ۹۲۹۲ ۱۹-۱۱-۷۸	زینت النساء ۱۹-۱۱-۷۸	عمر الدین درویش قادیان والد موصیہ موصی ۹۲۶۷ ۱۹/۱۱/۷۸

وصیت نمبر ۱۴۴۷۹: میں ملکہ منزہ بنت مکرم چوہدری عمر الدین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر پیدائش ۱۲/۶ ۲۱ تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان۔ ضلع گورداسپور۔ صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹/۱۱/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:-

میری اس وقت کوئی جائیداد غیر منقولہ نہیں ہے۔ منقولہ جائیداد میں صرف مبلغ -/۱۰۰ روپے میرے پاس ہیں۔ جن کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت میں بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ آئندہ کسی وقت اگر کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ہو گی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز مصالح قبرستان بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتی رہوں گی۔ نیز اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہو گی اور میری وفات پر جو بھی ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
قریشی محمد شفیع عابد درویش قادیان موصی ۹۲۹۲ مورخہ ۱۹/۱۱/۷۸	ملکہ منزہ ۱۹-۱۱-۷۸	عمر الدین درویش قادیان موصی ۹۲۶۷ ۱۹/۱۱/۷۸ والد موصیہ

وصیت نمبر ۱۴۴۸۲: میں ابوبکر کنجو ولد مکرم محی الدین کنجو قوم احمدی پیشہ فی الحال کچھ نہیں عمر ۵۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۹ء ساکن کرونا گاپلی ڈاکخانہ کرونا گاپلی ضلع کوئلون صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۱۱/۷۸ بروز جمعہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:-

میری اس وقت مندرجہ ذیل جائیداد ہے:-

(۱) خاکسار کی ملکیت میں اس وقت ۴۸ سینٹ زمین ہے جس میں اپنا ذاتی مکان بھی ہے جس کی قیمت اندازاً -/۳۰۰۰۰ (تیس ہزار روپیہ) ہے۔ اس کے علاوہ مکان کے اندر تخمینہ -/۱۰۰۰ روپیہ کے فرنیچر و دیگر سامان ہیں گویا میری جائیداد کل مالیتی -/۳۱۰۰۰ روپے ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت میں بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں آئندہ اس کے علاوہ میں جو بھی جائیداد پیدا کروں گا اس کی اطلاع باقاعدہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو دوں گا۔ اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہو گی۔

(۲) میری اس زمین سے تقریباً سالانہ -/۶۰۰ روپے کی آمد ہے میں انشاء اللہ اپنی وصیت کے مطابق اس آمد کا ۱/۱۰ حصہ بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرتا رہوں گا ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
۔۔۔ الدین انسپکٹر بیت المال آمد زونل کرونا گاپلی ۲۴-۱۱-	ایم ابوبکر کنجو	کے محمد علوی مبلغ سلسلہ کرونا گاپلی ۲۴/۱۱/۷۸

وصیت نمبر ۱۴۴۸۱: میں فرزانہ یاسمین بنت مرزا محمود احمد صاحب قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۲۱ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب (بھارت) بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۹/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:-

میری اس وقت غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں ہے منقولہ جائیداد حسب ذیل ہے:- کان کے پھول چاندی وزنی تین ماشہ جس کی قیمت -/۲۰ روپے ہیں اپنی اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اپنی زندگی میں کوئی بھی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ پیدا کروں اس کی اطلاع مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کو دیتی رہوں گی اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہو گی۔

میری وفات کے وقت میرا جو بھی ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی البتہ اپنی جائیداد کے جس حصہ کی رقم ادا کر کے رسید خزانہ صدر انجمن احمدیہ حاصل کر لوں اس کو کل ترکہ سے منہا کر دیا جائے گا۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
منیر احمد صدیقی کارکن صدر انجمن احمدیہ	فرزانہ یاسمین ۲۴/۹/۷۸	محمد عبداللہ محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان ۔۔۔

وصیت نمبر ۱۴۳۹۱: میں منظور احمد سوز ولد منشی عبدالحفیظ صاحب مرحوم قوم پٹھان پیشہ ملازمت عمر ۴۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۹/۷۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:-

میری جدی جائیداد دو دکان ایک منیر زمین قیمتی اندازاً تیس ہزار روپے صرف (-/۳۰۰۰۰) اور اڑھائی ایکڑ زمین قیمتی اندازاً -/۷۵۰۰ روپے دو بھائی چار بہنوں اور والدہ میں مشترک ہے یہ میری جائیداد کرہل ضلع مین پوری میں ہے میں اپنے حصہ جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ لیکن میرا گزارہ صرف اس جائیداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اس وقت -/۶۶۰ روپے ماہوار ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو گی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

گواہ شد	العبد	گواہ شد
شیخ عبدالحمید عاجز واقف زندگی قادیان	منظور احمد سوز ۳/۹/۷۹	ممتاز احمد ہاشمی سیکرٹری بہشتی مقبرہ

آیت ورفعنا لک ذکرک کی تشریح : بقیہ صفحہ ۹

مقامات پر دن چڑھا ہوا ہوتا ہے لوگ اپنے مشاغل میں مصروف رہتے ہیں اور جب ہمارے ہاں دن کے اوقات ہوتے ہیں تو وہ لوگ سو رہے ہوتے ہیں۔ خود ہمارے ہندوستان میں مشرق و مغرب میں وقت کا فرق ہے۔ ہندوستان اور ایران میں دو گھنٹے کا فرق ہے تو ہندوستان اور عرب میں چار گھنٹے کا فرق ہے اس طرح ۲۴ گھنٹوں میں سے ایک لمحہ بھی ایسا نہیں گزرتا جبکہ دنیا میں کہیں کوئی نہ کوئی نماز نہ پڑھی جا رہی ہو اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجا جا رہا ہو اور آپ کا ذکر بلند نہ ہو رہا ہو۔ علاوہ ازیں پانچوں وقت کی اذان میں حضور صلعم کے ذکر کو بار بار بلند بیان کرنے والی ہے۔ پس منجملہ بہت سی آیات قرآنی کے جو کلام الٰہی ہونے کا ثبوت دے رہی ہیں یہ چھوٹی سی آیت بھی اپنی جگہ قرآن مجید کے کلام اللہ ہونے کی زبردست دلیل ہے۔ منکرین اسلام کیلئے یہ لمحہ فکریہ ہے کہ وہ اس ارشاد خداوندی کا ثبوت اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کرتے ہوئے بھی اسلام کی طرف توجہ نہیں کرتے جبکہ وہ دیکھ رہے ہیں کہ قرآن اپنی لفظی معنی کے لحاظ سے کروڑہا بکثرت پڑھی جانے والی کتاب ہے ان گنت اور ہر لمحہ دنیا میں نمازوں میں اور دیگر اوقات میں پڑھی جا رہی ہے اور جس محبوب ترین بندے پر یہ نازل ہوئی ساری دنیا میں ۲۴ گھنٹے میں ہر لمحہ اس محبوب بندے کا ذکر بلند ہونے سے خالی نہیں فتدبر و تفکر۔

مصر کا بائیکاٹ اور عرب ممالک — بقیہ اداریہ صفحہ (۲)

اس نوٹ کے آخر میں ماہ مئی کے چوتھے ہفتہ صدر سادات کا ایک اور بیان بھی مطالعہ کرتے جائیں۔ جو انہوں نے قاہرہ میں ایک خاص تقریب میں دیا۔ اور یہ بیان بھی عربوں کا مصر سے بائیکاٹ کرنے کے متعلق خاص اہمیت رکھتا ہے۔ پوری خبر اس طرح ہے :-

" قاہرہ ۲۲ رمئی۔ صدر انور سادات نے پیشگوئی کی کہ عربوں کا مصری بائیکاٹ اگلے سال تک ختم ہو جائے گا۔ اور تاریخ کا ایک جُزبن جائے گا۔ وُہ ۱۰۰ مصری اور امریکی سرمایہ داروں سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا، چیخنے چلّانے اور مصر سے ناطہ توڑنے سے عربوں اور فلسطینیوں کے مسئلے حل نہیں ہو سکتے ہم اس سے ڈرنے والے نہیں۔ ہم اپنی راہ پر ثابت قدمی کے ساتھ گامزن رہیں گے۔ ۱۹۷۳ء کی لڑائی کے بعد رُوس نے بھی مصر سے روابط توڑے تھے۔ رمضان کی لڑائی میں ہماری مصیبت درجۂ صفر کو پہونچ گئی تھی۔ لیکن مصر نے ان سب مُصیبتوں کا دلیری سے مقابلہ کیا۔ اور کرتا رہے گا۔ کیمپ ڈیوڈ کا معاہدہ صرف ایک خاکہ ہے پُورا حل نہیں۔ شام کو اس خاکہ کے تحت بات چیت شروع کرنی چاہیئے تھی۔ بات چیت کرنے سے پہلے ہی ان کی توقع کرنا کہ اسرائیل گولان کی پہاڑیوں کو خالی کردے یہ ایک مضحکہ خیز بات ہوگی۔ باقی عرب مُلک ہٹ دھرمی کر رہے ہیں۔ اور اس کا نتیجہ اس کے سوا کچھ نہیں کہ وُہ اسرائیل کے قبضہ کو اور مستحکم بنائیں گے "

(الجمعیۃ دہلی مورخہ ۲۳ رمئی ۷۹ء صفحہ اوّل)

بہرحال اس وقت مشرقِ وسطی میں ایک بہت ہی پیچیدہ صُورتِ حال بن گئی ہے۔ نہیں کہہ سکتے کہ مصر کے صدر سادات کی پالیسی مُسلم مفاد کے حق میں درست ثابت ہوتی ہے یا دیگر عرب ممالک جو مصر اسرائیل امن معاہدہ کے نتیجہ میں مصر کا بائیکاٹ کرکے ایک اور صورت پیدا کر رہے ہیں۔ گو ہمیں تو وہاں کے تفصیلی حالات کا علم نہیں۔ تاہم ہماری تمام تر خواہش یہی ہے کہ مشرقِ وسطی کا مسئلہ جلد حل ہو۔ اور ہمارے فلسطینی مظلوم بھائیوں کا حق اُنہیں جلد ملے۔ اور ایسے حالات پیدا ہوں کہ وُہ بھی باعزت طور پر جلد از جلد اپنے آبائی وطن میں اپنے گھروں میں پھر سے آباد ہوں۔ کاش! کوئی صُورت ایسی جلد نکل آئے جس سے تمام عرب بھائیوں کے اختلافات ختم ہوں۔ اور وُہ ایک متحدہ قوت بن کر اسلام دُشمن صہیُونی طاقت کو ختم کردینے کے قابل بن جائیں۔ اور ارضِ مقدسہ پر اس کے اصل وارث پھر سے قابض ہوں ——!!

محمد حفیظ بقاپُوری

پنجاب سکول بورڈ کے ہائر سیکنڈری امتحان میں ایک احمدی طالب علم کی نمایاں پوزیشن!

قادیان ۹ رجون۔ آج پنجاب سکول بورڈ کے ہائر سیکنڈری امتحان کا نتیجہ شائع ہو گیا۔ اس کی رُو سے عزیز عبدالباسط قمر ابن مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپُوری متعلم ڈی۔اے۔وی ہائر سیکنڈری سکول قادیان $\frac{587}{800}$ نمبر حاصل کرکے میرٹ لسٹ میں آیا۔ اور ضلع بھر میں تیسری پوزیشن حاصل کی۔ اس طرح نہ صرف یہ کہ نیشنل سکالرشپ کا حقدار قرار پایا بلکہ اس قدر نمبر حاصل کرکے ڈی۔اے۔وی سکول قادیان کا سابقہ ریکارڈ بھی توڑ دیا۔ جس پر سکول کے پرنسپل صاحب اور اُن کے سٹاف نے خاص خوشی کا اظہار کیا۔

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز کی اس نمایاں کامیابی کو اُس کی آئندہ زندگی کے لئے ہر طرح موجبِ برکت بنائے۔ آمین۔

(ادارہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے!

فضلِ عمر فاؤنڈیشن کی طرف سے انعام یافتہ مقالہ

"معبودِ حقیقی"

آئندہ پرچہ سے قسط وار شائع ہوگا!

فضلِ عمر فاؤنڈیشن کی طرف سے ۱۹۶۹ء میں تحقیقی مقالات کا جو انعامی مقابلہ منعقد ہوا اس میں شامل خاکسار کا مقالہ "معبودِ حقیقی" بورڈ کے فیصلہ کے مطابق انعام حاصل کر چکا ہے۔ اور اس کی اشاعت کی اجازت بھی مل چکی تھی۔ لیکن ۲۵۰ صفحہ کے اس مفید مقالہ کو مالی وسائل میسّر نہ آسکنے کے سبب خاکسار ابھی تک شائع نہ کر سکا۔

حال ہی میں ربوہ کے مرکزی دفتر کی طرف سے زیر چٹھی نمبر ۱۳۰-L مورخہ ۷۹ء خاکسار کو ہدایت موصول ہوئی ہے کہ :-

" فضلِ عمر لٹریری کمیٹی کی تجویز پر بورڈ آف ڈائرکٹرز نے فیصلہ فرمایا ہے کہ انعام یافتہ مقالوں میں سے منتخب مقالوں کو قسط وار سلسلہ کے اخبارات و رسائل میں شائع کیا جائے۔ آپ کا مقالہ اِس غرض سے منتخب کیا گیا ہے۔

لہٰذا آپ کی خدمت میں تحریر ہے کہ آپ اپنے مقالہ کو قسط وار اخبار میں شائع فرمائیں۔" (یہ اقساط افادہ عام کے لئے الفضل میں بھی شائع ہونگی)

اس لئے اس کی تعمیل میں آئندہ پرچہ بدر سے یہ مقالہ قسط وار شائع کرنے کا اہتمام کیا جا رہا ہے۔ اگر کوئی دوست اسے یکجائی طور پر شائع کرنے کی پیشکش فرمائیں تو باعثِ ممنونیت ہوگا۔

خاکسار : محمد حفیظ بقاپُوری۔ ایڈیٹر بدر قادیان۔

درخواستِ دُعا : خاکسار کے بھتیجے عزیزم سید نعیم احمد نے امسال بی۔کام کا فائینل امتحان دیا ہوا ہے۔ عزیز موصوف کی نمایاں کامیابی، تندرستی، درازیٔ عمر کے لئے تمام بزرگانِ کرام سے عاجزانہ دُعا کی درخواست ہے۔ خاکسار : سید عبدالمنان آف سرلو حال مقیم کلکتہ۔

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR
MANUFACTURERS & ORDER SUPPLIERS,
PHONES:- 52325 / 52686 P.P.
ویرائٹی
پائیدار بہترین ڈیزائن پر لیدر سول اور ربڑ شیٹ کے سینڈل، زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز
مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز:-
چپل پروڈکٹس
۲۹/۴۲ مکھنیا باز۔ کانپور

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹر کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے۔
AUTOWINGS,
32, SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY,
MADRAS – 600004.
PHONE No. 76360.
آٹو ونگس

اظہارِ تشکّر بسلسلہ تکمیلِ بجٹ ۷۹-۱۹۷۸ء

از مکرم چوہدری محمود احمد صاحب عارف ناظر بیت المال آمد۔ قادیان

احباب جماعت ہائے احمدیہ بھارت کو یہ جان کر بے انتہا خوشی ہوگی کہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کا بجٹ مجوزہ ۷۹-۱۹۷۸ء اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے نہ صرف پورا ہوا بلکہ اضافہ کے ساتھ پورا ہوا۔ یہ محض اور محض خدا تعالیٰ کے فضل کا نتیجہ تھا۔! فالحمد للہ علےٰ ذٰلک۔

صدر انجمن احمدیہ قادیان کے روز افزوں اخراجات کے پیشِ نظر صدر انجمن احمدیہ قادیان نے ۷۹-۱۹۷۸ء کے لئے بجٹ تجویز کرتے وقت نظارت ہذا پر ایک کثیر رقم اضافہ بجٹ کی ذمہ داری عاید کی تھی۔ کیونکہ بڑھتی ہوئی مہنگائی کے پیشِ نظر درویشانِ کرام اور کارکنانِ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی تنخواہوں میں بھی اضافہ مدِنظر تھا۔ اس لئے نظارت ہذا نے اللہ تعالیٰ پر توکّل کرتے ہوئے اور مخلصینِ جماعت سے مخلصانہ تعاون کی امید رکھتے ہوئے یہ ذمہ داری قبول کی تھی۔ جس کے نتیجہ میں بجٹ کے پورا ہونے میں اللہ تعالیٰ کا خاص فضل شاملِ حال رہا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک الہام ہے "ینصرک رجالٌ نوحی الیہم من السماء"۔ ہر سال ہم اس عظیم الشان الہام کو پورا ہوتے دیکھتے ہیں کہ کس طرح اللہ تعالیٰ مخلصینِ جماعت کے دلوں میں سلسلہ کے لئے مالی قربانیاں کرنے کے لئے اخلاص اور جوش پیدا کر رہا ہے اور ہر آنے والا سال ان مخلصینِ جماعت کے اموال میں خیر و برکت دے کر ان کی مالی قربانیوں کے معیار کو بلند سے بلند تر کرتا چلا جا رہا ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

ہمیں ہمیشہ اس امر کو مدِنظر رکھنا چاہیئے کہ ہمیں خدا تعالیٰ نے غلبۂ اسلام کے لئے پیدا کیا ہے۔ اس عظیم مقصد کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے ہمیں قربانیاں دیتے چلا جانا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے ایک روح پرور پیغام میں احبابِ جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"ہمیں خدا نے غلبۂ اسلام کے لئے پیدا کیا ہے تو پھر ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنی طاقت کے مطابق اس بارہ میں ہر ممکن کوشش کریں اور قربانی کرنے میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھیں۔ ضرورت کے لحاظ سے ہماری کوشش میں جو کمی رہ جائے گی وہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے خود پوری کر دے گا...... ہماری روحانی آنکھ حالات کے اُفق پر غلبۂ اسلام کے آثار دیکھ رہی ہے۔ لیکن اس کے لئے ہمیں بہرحال قربانیاں دینی ہوں گی۔ اپنے اموال اور اوقات کو قربان کرنا ہوگا۔"

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے واجب الاطاعت امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے ہر وقت اپنے اموال و اوقات کی قربانی دینے کے لئے تیار رہنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

صدر انجمن احمدیہ قادیان کے مجوزہ بجٹ کو پورا کرنے کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ کا بے انتہا شکر ادا کرنے کے ساتھ ساتھ نظارت بیت المال آمد تمام امراء کرام، صدر صاحبان، سیکرٹریانِ مال اور جملہ دیگر عہدیداران، مبلغین کرام اور مخلصینِ جماعت کے مخلصانہ تعاون کے لئے شکریہ ادا کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے ایمان و اخلاص اور جذبۂ ایثار و قربانی میں بے انتہا برکتیں ڈالے۔ اور آئندہ پہلے سے کہیں زیادہ خدمتِ دین کی توفیق عطا کرے۔ اور اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کی نئی سے نئی راہیں کھولتا چلا جائے۔ آمین ٭

درخواستِ دُعا

مکرم بشیر احمد صاحب پردیسی سیکرٹری مال کوٹلی کالابن کا چھوٹا بچہ عزیزم محمد حفیظ کچھ عرصہ سے بیمار ہے۔ علاوہ ازیں عرصہ تین سال سے موسم کی خرابی کے باعث فصلیں خراب ہو رہی ہیں۔ تمام لوگ سخت پریشان ہیں۔ امسال بھی غیر معمولی بارشوں کے سبب تاحال گندم سنبھالی نہیں گئی۔ احبابِ جماعت اُن کے بچے کی صحتِ کاملہ اور تمام پریشانیوں کے ازالہ کے لئے دُعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ اپنا فضل فرمائے۔ آمین ٭

خاکسار: نذیر احمد پونچھی کارکن صدر انجمن احمدیہ قادیان

حصّہ آمد کے موصی احباب

فارم اصل آمد پُر کرکے جلد واپس فرمائیں!

حصّہ آمد کے موصی احباب اور خواتین سے بجٹ ۷۹-۱۹۷۸ء تک سالانہ آمدن معلوم کرنے کے لئے فارم اصل آمد بھجوائے جا چکے ہیں۔ جو دوست جماعتوں سے وابستہ ہیں اُن کے فارم سیکرٹریانِ مال کو بھجوائے گئے ہیں۔ اور افراد کو براہِ راست فارم بھجوائے گئے ہیں۔ جن موصیان کو فارم مل چکے ہیں وہ پُر کرکے جلد دفتر بہشتی مقبرہ کو براہِ راست یا سیکرٹریانِ مال کے توسط سے بھجوا دیں۔ کیونکہ حصّہ آمد کے موصی احباب کے حسابات کی تکمیل کا انحصار اُن فارموں کو پُر کرکے دفتر بہشتی مقبرہ کو واپس کرنے پر ہے۔ جس قدر تاخیر سے آپ کی طرف سے فارم پُر ہوکر آئیں گے۔ سالانہ حسابات آپ کی خدمت میں بھجوانے میں اسی قدر دیر ہوگی۔ لہٰذا جلد فارم اصل آمد پُر کرکے واپس فرماویں۔

نوٹ:- حصّہ آمد کا کوئی موصی اگر ایسا ہو جس کو اب تک فارم اصل آمد نہ ملا ہو تو وہ دفتر ہذا سے طلب کرے۔ کیونکہ ممکن ہے کہ ڈاک میں ضائع ہوگیا ہو ٭

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

قادیان دارالامان میں رمضان المبارک گزارنے کے سلسلہ میں

ضروری اعلان

انشاء اللہ العزیز امسال رمضان المبارک ۲۶ جولائی ۱۹۷۹ء سے شروع ہو رہا ہے۔ ہندوستان کی جماعتوں کے جو دوست ماہِ رمضان المبارک مرکز قادیان میں تشریف لاکر گزارنے اور یہاں کے روحانی ماحول میں روزے رکھنے۔ درس القرآن سننے اور اعتکاف بیٹھنے کے خواہش مند ہوں، اُنہیں چاہیئے کہ اپنی درخواستیں صدر صاحب جماعتِ مقامی کی تصدیق سے جلد از جلد نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان میں بھجوا دیں اور درخواست میں یہ بھی وضاحت فرمائیں کہ کیا وہ قادیان میں قیام کے دوران کھانے وغیرہ کا انتظام و ادائیگی اخراجات اپنے طور پر کریں گے یا لنگر خانہ سے اُن کے کھانے کا انتظام ہونا چاہیئے۔ اُمید ہے احباب اپنی درخواستیں جلد بھجوا دیں گے۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

ضروری اعلان بابت شرح ڈاک

مبلغین کرام و عہدیدارانِ جماعت اور احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ڈاک کی شرح میں یکم جون ۱۹۷۹ء سے اضافہ کیا گیا ہے۔ شرح ڈاک درج ذیل کی جاتی ہے۔

بند لفافہ دس گرام وزن تک	۳۰ — ۰۰ پیسے
انلینڈ لیٹر	۲۵ — ۰۰ پیسے
پوسٹ کارڈ	۱۵ — ۰۰ 〃

بند لفافوں پر دس گرام سے زائد ہونے کے بعد ہر دس گرام پر پندرہ پیسے کا زائد ٹکٹ لگے گا۔ گویا ۱۱ گرام ہونے پر بھی ۴۵ پیسے کا ٹکٹ لفافہ پر ہونا چاہیئے۔ اس لئے مبلغینِ کرام اور احبابِ کرام سے درخواست ہے کہ وہ اپنے خطوط کو "بے رنگ" ہونے سے بچانے کے لئے اُن کو وزن کرواکر شرح کے مطابق ٹکٹ چسپاں کریں۔ بے رنگ خطوط ایک تو دیر سے ملتے ہیں اور دوسری طرف نظارت کو زائد اخراجات ادا کرنے پڑتے ہیں۔ اُمید ہے کہ احباب کرام تعاون فرمائیں گے ٭ (ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)